سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

بدھ،20۔نومبر2019

(یوم الاربعاء،22۔ربیع الاوّل1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 3

233

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ20۔نومبر2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

سالانہ رپورٹ / پوسٹ الیکشن ریویو 2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر سالانہ رپورٹ / پوسٹ الیکشن ریویو 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

234

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ واٹر بل پنجاب 2019(مسودہ قانون نمبر20بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ واٹر بل پنجاب 2019(مسودہ قانون نمبر 20بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 26۔جون 2019کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے آبپاشی کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ154(6)کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ واٹر بل پنجاب 2019منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ہسپتالز وڈسپنسریاں)ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر23بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ہسپتالز و ڈسپنسریاں)ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر23بابت2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ29۔جولائی 2019کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ہسپتالز وڈسپنسریاں)ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب2019منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر24بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر24بابت2019)،جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ29۔جولائی2019کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز وجنرل ایڈمنسٹریشن کے سپرد کیا گیا ، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6)کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

235

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)سوشل سکیورٹی برائے صوبائی ملازمین2019(مسودہ قانون نمبر8بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سوشل سکیورٹی برائے صوبائی ملازمین 2019(مسودہ قانون نمبر 8بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 22۔اپریل 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)سوشل سکیورٹی برائے صوبائی ملازمین 2019منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر16بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب 2019(مسودہ قانون نمبر16بابت2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیااور جیسا کہ اسے مورخہ 13۔جون 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے آبپاشی کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ154(6)کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب2019منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر28بابت2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019(مسودہ قانون نمبر28بابت2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 16۔ستمبر 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ154(6)کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب2019منظور کیا جائے۔

236

7- مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 16- ستمبر 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

8- مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 22- اپریل 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

9- مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی راولپنڈی 2019 منظور کیا جائے۔

237

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

بدھ، 20-نومبر 2019

(یوم الاربعاء، 22-ربیع الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾

لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ۚ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲﴾ ہُوَ الۡاَوَّلُ وَ الۡاٰخِرُ وَ الظَّاہِرُ وَ الۡبَاطِنُ ۚ وَ
ہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۳﴾ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ
فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ ؕ یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ
فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا یَخۡرُجُ مِنۡہَا وَ مَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعۡرُجُ
فِیۡہَا ؕ وَ ہُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۴﴾

سورۃ الحدید آیات 1 تا 4

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے (1) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (2) وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے (3) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (4)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج در و دیوار نبیؐ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو
بارہ ربیع الاوّل کو وہ آیا در یتیم
ماہ نبوت مہر رسالت صاحب خلقِ عظیم نبیؐ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو
پیاری صورت ہنستا چہرہ منہ سے جھڑتے پھول
نور کا پیکر چاند سا مکھڑا حق کا پیارا رسول نبیؐ جی
اللہ اللہ اللہ ھو لا الہ الا ھو

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر قومی اسمبلی میاں فضل حق کی اہلیہ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! ہماری (ن) لیگ پارٹی کے ایم این اے میاں فضل حق کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب سپیکر: میں قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ میاں فضل حق کی اہلیہ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کرائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر قومی اسمبلی
میاں فضل حق کی اہلیہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

مال روڈ پر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے دھرنا دینے والے ملازمین کے نمائندہ کو اسمبلی میں بلا کر ان کے مطالبات حل کرنے کا مطالبہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ تقریباً دس روز سے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے ملازمین اسمبلی کے سامنے دھرنا دے کر بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے مال روڈ کو بند کیا ہوا ہے۔ لاہور کی مال روڈ جب بند ہو جاتی ہے تو تقریباً سارا لاہور ہی تنگ ہو جاتا ہے اور ہمیں بھی یہاں آنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ مصالحانہ گفتگو کی جاتی آج مجھے پتا چلا ہے کہ ان کے پانچ ملازموں کو ملازمت سے بالکل ہی فارغ کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ کسی معتبر شخصیت کو بھیج کر اُن سے بات کی جائے۔ دس روز سے جاری دھرنے سے لاہور کے شہریوں کو آنے جانے میں بہت زیادہ تکلیف ہے لہٰذا کسی معتبر شخصیت کو ان کے پاس بات کرنے کے لئے بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ریونیو منسٹر تشریف لائے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ ابھی تشریف لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، جب وہ آجائیں گے تو پھر ان کے سامنے بات کریں گے۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب علی اختر: جناب سپیکر! یہاں عجیب پریکٹس چل رہی ہے یا تو ہمیں کسی چیز کا علم نہیں ہے کیونکہ ہم نئے ہیں۔ ہمارے پرانے پارلیمنٹیرین پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوتے ہیں پھر اس کے بعد لطیفے اور جگتوں کا عجیب سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ کیا یہاں ہر چیز allow ہے نیز یہ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟ بات ہو رہی ہوتی ہے سیالکوٹ کی اور اسے پوائنٹ آف آرڈر پر روک دیا جاتا ہے۔ اس کی تھوڑی تصحیح فرما دیں اگر ہم غلط ہیں تو ہمیں بتا دیا جائے اور اگر وہ غلط ہیں تو ان کو بتا دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس میں بڑا واضح ہے کہ سب سے پہلے سپیکر سے اجازت لینی پڑتی ہے اگر سپیکر اجازت دے دے تو پھر صرف ایک ہی پوائنٹ پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میرے ذہن میں یہ ہے کہ جب irregularity ہو رہی ہو پھر اس پر پوائنٹ آف آرڈر کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جیل کے واقعہ کو سنانے کے لئے یا کوئی لطیفہ سنانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ وہ لوگ کئی دنوں سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس سے پہلے نابینا افراد بھی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں اس کی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ پچھلے جو دو دن گزر چکے ہیں اس کی بات کر رہا ہوں۔ آج کچھ نہیں ہوا یہ تو انہوں نے بڑی important بات کی ہے۔

جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر اجلاس روکا جاتا ہے اس کے بعد نعرہ بازی، جگتوں، مذاق اور شعروں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو ٹھیک کر لیتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر جیل خانہ جات سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 998 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سنٹرل جیل میں خواتین کی تعداد اور ان کی فلاح سے متعلقہ تفصیلات

*998: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال سنٹرل جیل میں خواتین قیدیوں کی تعداد کتنی ہے اور ان کی ویلفیئر کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان قیدی خواتین کے لئے سنٹرل جیل ساہیوال میں WMO ڈاکٹرز اور ان کے علاج معالجے کے لئے ادویات دستیاب ہیں نیز کیا ہیپاٹائٹس میں مبتلا قیدی خواتین کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ج) سنٹرل جیل ہذا میں نابالغ قیدیوں کی موجودہ تعداد کیا ہے، ان میں سے کتنے اور کتنی نابالغ قیدی بچیاں ہیں اور ان کی ذہنی، روحانی، نصابی اور غیر نصابی سہولیات سے متعلق آگاہ فرمائیں؟

(د) جیل ہذا میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کی طرف سے ناخواندہ خواتین اسیران کو بنیادی اور غیر رسمی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ہ) HSP اور سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر / BDS,WMO اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں کیا یہ قیدیوں کی تعداد کے مطابق کافی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں قید خواتین کی کل تعداد 26 ہے۔ جن میں سے انیس قیدی خواتین اور سات حوالاتی خواتین ہیں۔ ان خواتین قیدیوں کی ویلفیئر کے لئے اٹھائے گئے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

سنٹرل جیل ساہیوال میں خواتین کے لئے علیحدہ بیرک بنائی گئی ہے جہاں پر اِن خواتین اسیران کو قانون کے مطابق تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

1. خواتین کے لئے 2016 سے ٹیوٹا کے تعاون سے بیوٹیشن، فیشن ڈیزائننگ، ہاتھ کے ایمبرائیڈری، گھریلو دستکاری، مشین ایمبرائیڈری کے کورسز کروائے جا رہے ہیں۔ سال 2017 میں سنٹرل جیل ساہیوال میں 98 خواتین نے ان کورسز میں حصہ لیا اور 54 خواتین نے کورس مکمل کئے جبکہ 14 خواتین ابھی بھی یہ کورسز کر رہی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں خواتین کے لئے دینی اور دنیاوی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے تاکہ وہ اپنے وقت کو منفی سرگرمیوں میں گزارنے کی بجائے مثبت طور پر اپنا وقت گزاریں۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں چھ خواتین اسیران کے ساتھ ان کے بچے بھی مقید ہیں جن کو مندرجہ ذیل سہولیات جیل خانہ جات کے قاعدہ نمبر 326،327،328 کے تحت سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

- ایسی خواتین اسیران جو اپنے شیر خوار بچوں کے ساتھ مقید ہیں ان کو روزانہ 467 ملی لیٹر دودھ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ ایک سال یا اس سے زائد عمر کے شیر خوار بچوں کے لئے بھی 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
- حاملہ خاتون اسیر کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
- بیمار خاتون اسیر کے لئے 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
- خواتین کے ساتھ مقید بچوں کی vaccination بھی کروائی جاتی ہے۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں اور حاملہ خواتین کو ہفتے میں تین مرتبہ فروٹ مہیا کیا جاتا ہے۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے اور اس موقع پر سالگرہ کا کیک کاٹنے کے علاوہ تحائف مثلاً چاکلٹس، بسکٹس، جوس وغیرہ بچوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے خواتین وارڈ میں مختلف این جی اوز کی طرف سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں۔
- ان خواتین اسیران کے علاج معالجہ اور نگہداشت کے لئے خاتون میڈیکل آفیسر اور دیگر خواتین پر مشتمل پیرا میڈیکل سٹاف تعینات ہے جو کہ تمام خواتین اسیران کا بیماری کی صورت میں بمطابق قانون علاج معالجہ کرتے ہیں۔
- مختلف NGOs جیسے وومن ایڈ ٹرسٹ، AGHS وغیرہ کے تعاون سے ضرورت مند خواتین کے لئے فری لیگل ایڈ کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال میں ایک خاتون میڈیکل آفیسر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزٹر خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے تعینات ہیں۔

خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے جیل ہسپتال میں الٹرا ساؤنڈ مشین، ایکسرے مشین، لیبارٹری وغیرہ کی تمام سہولیات میسر ہیں اور تمام ادویات کا سٹاک ہمہ وقت موجود ہوتا ہے۔ اگر خاتون میڈیکل آفیسر کی تجویز کردہ دوائی سٹاک میں موجود نہ ہو تو وہ دوائی بازار سے منگوا کر متعلقہ مریض کو مہیا کی جاتی ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں اس وقت ایک قیدی خاتون ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہے جس کا باقاعدہ علاج کیا جا رہا ہے۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال میں ایک نابالغ قیدی بچہ اور 14 نابالغ حوالاتی بچے مقید ہیں۔ سنٹرل جیل ساہیوال میں کوئی بھی نابالغ بچی بطور قیدی یا حوالاتی مقید نہ ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں مقید نابالغ بچوں کی ذہنی اور روحانی / دینی تربیت کا معقول بندوبست کیا گیا ہے۔ صبح کے اوقات میں ان اسیران کی دینی تعلیم کے لئے کلاسز منعقد کی جاتی ہیں جہاں پر ان کو دینی تعلیم دی جاتی ہے باقاعدہ ناظرہ قرآن مجید، ترجمہ قرآن مجید اور حفظ قرآن مجید کی کلاسز منعقد کی جاتی ہیں۔ نصابی تعلیم کے لئے باقاعدہ لٹریسی سنٹر موجود ہے جہاں پر وہ دنیاوی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور قواعد جیل خانہ جات کے قاعدہ نمبر 215 کے تحت ان اسیران کو دینی یا دنیاوی تعلیم میں سے کوئی بھی امتحان پاس کرنے پر قانون کے مطابق ان کی سزا میں تخفیف کی جاتی ہے جو کہ دو ماہ سے دو سال تک ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ان بچوں کی غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بھرپور شمولیت کروائی جاتی ہے جس کے لئے مختلف قسم کے کھیل اور بچوں کے درمیان نعت خوانی، شعر و شاعری اور بزم ادب کی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں تاکہ ان کی بہتر نشوونما اور تربیت ہو سکے۔

(د) سنٹرل جیل ساہیوال میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کی طرف سے ناخواندہ خواتین اسیران کو بنیادی اور غیر رسمی تعلیم نہیں دی جاتی۔ تاہم محکمہ تعلیم بالغاں کے تعاون سے ناخواندہ خواتین کو تعلیم دی جا رہی ہے اس کے لئے ایک خاتون قیدی ٹیچر مامور کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں روزانہ باقاعدگی سے کلاسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(ہ) سنٹرل جیل ساہیوال

سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر، وومن میڈیکل آفیسر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ کُل اسامیاں 15 ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-	میڈیکل آفیسر	02
2-	خاتون میڈیکل آفیسر	01
3-	سائیکالوجسٹ	01
4-	جونیئر سائیکالوجسٹ	01
5-	نرسنگ اسسٹنٹ	01
6-	ڈینٹل ٹیکنیشن	01
7-	لیڈی ہیلتھ وزٹر	01
8-	ڈسپنسر	03
9-	لیڈی ڈسپنسر	01
10-	لیب اسسٹنٹ	01
11-	ایکسرے آپریٹر	01
12-	لیب ٹیکنیشن	01

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال ایک حساس نوعیت کا ادارہ ہے جہاں پر خطرناک مرد دہشتگرد اسیران مقید ہیں اور کوئی خاتون اسیر ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں مقید نہ ہے لہٰذاWMO کی کوئی منظور شدہ سیٹ نہ ہے جبکہ میڈیکل آفیسر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

1-	میڈیکل آفیسر	03
2-	نرسنگ اسسٹنٹ	01
3-	لیب ٹیکنیشن	01
4-	ڈسپنسر	03
5-	ایکسرے آپریٹر	01
	ٹوٹل	09

مزید یہ کہ درج بالا دونوں جیلوں پر میڈیکل آفیسر /BDS,WMOاور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں قیدیوں کی تعداد کے مطابق فی الحال کافی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں جو سوال پوچھا گیا تھا وہ خواتین قیدیوں اور ان کی ویلفیئر کے متعلق تھا۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح خواتین کے لئے علیحدہ بیرک کا ذکر کیا ہے تو کیا وہاں پر لیڈیز ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو تعینات کیا گیا ہے نیز یہ خواتین کے لئے کیا کیا سہولیات دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، بالکل جو خواتین کا علیحدہ بیرک ہے وہاں کے لئے خواتین ہی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہیں، خواتین ہی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں اور اس کے علاوہ انہیں مختلف قسم کی سہولیات بھی دی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ٹیوٹا کے ذریعے انہیں بیوٹیشن، ڈیزائننگ، ہاتھ کی ایمبرائڈری، گھریلو دستکاری اور مشین کی سلائی وغیرہ بھی سکھائی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں پر علیحدہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تعینات ہیں تو کیا منسٹر صاحب بتائیں گے کہ ساہیوال میں کون سی خواتین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کتنی تعینات ہیں اور ان کے کیا نام ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں ان کے نام سے تو واقف نہیں لیکن انہیں vacancies position کی کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، vacancy position کی بات نہیں کر رہے بلکہ وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر تعینات خواتین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی تعداد کتنی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! وہاں پر ٹوٹل 26 خواتین ہیں اور ان کی تعداد 19 ہے۔

جناب سپیکر: 19 تعداد تو قیدیوں کی ہوئی۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! نہیں، 26 قیدیوں کی تعداد ہے اور 19 تعداد ملازمین کی ہے۔

جناب سپیکر: ملازمین نہیں، اس میں جو خواتین آفیسرز تعینات ہیں وہ کتنی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہے، ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہے اور باقی وارڈرز ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اب آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں وہی سوال کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اچھا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو وہ vacancy position کی بات کر رہے ہیں تو وہ میڈیکل آفیسرز کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس کو چھوڑیں۔ آپ کا جواب آ گیا ہے ناں۔ آپ نے تو ابھی vacancies کا پوچھا نہیں ہے کہ vacancies کتنی ہیں۔ آپ ابھی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کر رہا ہوں۔ اس میں جس طرح وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ وہاں پر سہولیات دی جاتی ہیں۔ انہوں نے جو سہولتیں بتائی ہیں وہ تو embroideries، سلائی کڑھائی اور دستکاری کے پروگرام بتائے ہیں۔ انہوں نے دودھ کے بارے میں بھی بتایا ہے کہ اسیر حاملہ خواتین کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ فراہم کیا جاتا ہے، بیمار اسیر خواتین کے لئے 466 ملی لیٹر دودھ فراہم کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو لکھا ہوا ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں وہی سوال کرنے لگا ہوں کہ یہ کیا فارمولا ہے، یہ کہاں سے فارمولا ملی لیٹر میں ملا ہے کہ اتنا دودھ فراہم کرنا ہے اور کیا یہ واقعی دودھ فراہم ہو رہا ہے یا صرف یہ کتابوں تک ہے؟ یہ صرف کاغذی کارروائی ہے اور درحقیقت یہ دودھ وہاں پر فراہم نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو جواب میں لکھا ہے کہ اسیر حاملہ خواتین کو اتنا دودھ دے رہے ہیں اور جو دوسری facilities دے رہے ہیں تو آپ صرف وہ بتا دیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس کا menu زرعی یونیورسٹی سے منظور شدہ ہے اور ان کے منظور شدہ menu کے مطابق ہی یہ دودھ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ دودھ مل رہا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ مل رہا ہے بالکل 100 فیصد مل رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ کون سی کمپنی کا دودھ ہے؟

جناب سپیکر: آپ یہ چھوڑیں کہ وہ کون سی کمپنی کا دودھ ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اولپر کمپنی کا دودھ فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے۔ اس سے پہلے کہ میں ضمنی سوال کروں کہ جو ساہیوال جیل میں قیدی نابالغ بچے ہوتے ہیں تو ان کی تعلیم و تربیت کا کیا بندوبست ہے تو جز (ج) اس حوالے سے ہے لیکن مجھے آپ کی وساطت سے پہلے ضمنی سوال میں یہ انفارمیشن چاہئے کہ قیدی خواتین 19 ہیں اور 7 حوالاتی خواتین ہیں تو یہ تقریباً 26 بنتی ہیں تو پہلے یہ بتایا جائے کہ ساہیوال میں جو غیر مسلم خواتین ہیں ان کی تعداد کتنی ہے اور ساہیوال جیل میں ان

غیر مسلم خواتین کی مذہبی دینی تعلیم کا کیا بندوبست ہے یا نہیں ہے؟ ساہیوال جیل میں ٹوٹل کتنی غیر مسلم خواتین قیدی ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: آپ دیکھیں کہ انہوں نے ٹوٹل خواتین کا بتا دیا ہے کہ اتنی خواتین ہیں۔ اب اس میں کتنی غیر مسلم خواتین ہیں یہ سوال تو نیا بنتا ہے لیکن پوچھ لیتے ہیں کہ ان کے پاس یہ انفارمیشن ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! سنٹرل جیل میں کوئی ایک غیر مسلم خاتون بھی نہیں ہے۔ اس میں ٹوٹل مسلمان خواتین قیدی ہیں اور ان کی دینی تعلیم کا مکمل بندوبست ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! اب بات ہو گئی۔ اب ہم اگلے سوال پر آتے ہیں۔ میرے خیال میں ایک چیز پورے ہاؤس کے لئے اہم ہے کہ ہم ضمنی سوال کی کوئی تعداد fix کر لیں کیونکہ ہماری نیشنل اسمبلی میں بھی تین ضمنی سوال کی تعداد fix ہے۔ آپ مہربانی کریں کیونکہ آپ کے بے شمار سوال رہ جاتے ہیں، ان کو take up نہیں کیا جا سکتا اور ان کا جواب نہیں آتا۔ اگر آپ سب کی اجازت ہو تو میرا خیال ہے کہ ضمنی سوال کی تعداد fix کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کی رائے بڑی اچھی ہے اگر اسی وقت فیصلہ کرنا ہے یا آج ہی کہیں حکومت، وزیر قانون اور اپوزیشن ممبران بیٹھ کر تعداد طے کر لیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون بیٹھے ہیں اور آپ بھی موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ابھی ہاؤس کی sense لے لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں میری رائے یہ ہے کہ ہم پنجاب اسمبلی میں پہلی بار نیشنل اسمبلی کی طرز پر طریق کار طے کرنے جا رہے ہیں، یہاں تو بالکل ہم نے دیکھا ہے کہ ایک سوال پر بیس بیس ضمنی سوال بھی ہوئے ہیں جس میں سارا وقت لگ جاتا ہے کیونکہ یہ یہاں first time ہو رہا ہے تو میری رائے ہے کہ شروع میں پنجاب اسمبلی ضمنی سوال کی تعداد چار کریں پھر آہستہ آہستہ کم کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر ضمنی سوال کی تعداد fix کرنی ہے تو وہ تین کریں۔ میری بات سنیں کہ اگر کوئی مزید interested ہوگا تو آپ یہ سپیکر کی discretion پر چھوڑ دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ ضمنی سوال کی تعداد بے شک تین رکھ لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! تین ضمنی سوال کرنے کا فیصلہ ہو گیا اور اگر کوئی مزید ایسی چیز آ گئی تو وہ سپیکر کی discretion ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری تجویز تھی کہ ایک گھنٹے میں ساٹھ منٹ ہوتے ہیں اور عام طور پر یہاں پانچ چھ سے زیادہ سوال take up نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک سوال کا دورانیہ تین منٹ کر دیا جائے اور اس میں بیس سوال take up ہو جائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! یہ طے ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے آخری ضمنی سوال کر لوں۔

جناب سپیکر: اس میں آپ کو فائدہ ہے آپ کے آگے کافی سوالات ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ ایک سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز(ہ) میں پوچھا تھا کہ HSP اور سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر / BDS,WMO اور پیرا میڈیکل کا سٹاف کتنا ہے وہ تو بتا دیا گیا ہے اور وہ میں نے پڑھ بھی لیا ہے تو یہ بتا دیں کہ وہاں deficiency کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! دونوں مختلف جیلوں کی پیرا میڈیکل سٹاف کی detail میرے پاس ہے اگر چاہیں تو میں کاپی دے دیتا ہوں۔ اگر جناب محمد ارشد ملک چاہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں سارا کچھ لکھا ہوا ہے یہ مکمل جواب ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک جس طرح agree ہوں میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ صفحہ نمبر 3، 4، 5 پر دیکھیں تو پورا مکمل جواب لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کو clear کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ clear کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(ہ) میں پوچھا یہ گیا تھا کہ HSP اور سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر / BDS,WMO اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں کیا یہ قیدیوں کی تعداد کے مطابق کافی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟ انہوں نے کیا کیا ہے اور یہ بتایا کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر، وومن میڈیکل آفیسر اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ کُل اسامیاں 15 ہیں۔ وہ انہوں نے بتا دی ہیں لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں تعینات posted کتنے ہیں اور deficiency کتنی ہے؟

جناب سپیکر: آپ آگے پڑھیں ناں جس میں ہائی سکیورٹی جیل کا لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ علیحدہ ہے۔ یہ اوپر سنٹرل جیل کا لکھا ہے اور نیچے ہائی سکیورٹی جیل کا جواب لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں ہائی سکیورٹی جیل کی بات کر رہا ہوں۔ اس میں دیکھیں، مثال کے طور پر WMO کی کوئی منظور شدہ سیٹ نہ ہے یہ لکھا ہوا ہے جبکہ میڈیکل آفیسر، پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد نیچے پوری detail میں لکھی ہوئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان کی deficiency بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں بتادیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میڈیکل آفیسرز کی تین اسامیاں sanctioned ہے اس میں دو filled ہیں اور ایک خالی ہے۔ Phycologist کی ایک اسامی ہے وہ filled ہے اور جو جونیئر Phycologists کی sanction ہی نہیں ہے۔ نرسنگ اسسٹنٹ کی ایک اسامی sanction ہے اور وہ filled ہے۔ ڈسپنسر کی ایک اسامی sanctioned ہے اور وہ filled ہے۔ لیڈی ہیلتھ وزٹر کی sanction نہیں ہے۔ لیب ٹیکنیشن کی ایک اسامی sanctioned ہے وہ filled ہے۔ لیب اسسٹنٹ کی ایک اسامی sanctioned ہے وہ filled ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، ویسے جس معزز ممبر کا سوال ہے اُنہیں خود ہی آنا چاہئے۔ چلیں آپ on his behalf کر لیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! چلیں وہ نہیں آئے۔ on his behalf ہے سوال نمبر 1000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع کی سطح پر جیل تعمیر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1000: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ، ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب، ڈسٹرکٹ جیل خوشاب، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی اور ڈسٹرکٹ جیل چکوال تعمیر کروانے کا منصوبہ ترتیب دے چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں، سمندری اور گوجرہ میں جوڈیشل لاک اپ کا تعمیراتی کام جاری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں 45 جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے لئے منظوری دی جاچکی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت، مدت تکمیل، رقبہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ ، ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب، ڈسٹرکٹ جیل خوشاب، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل روالپنڈی اور ڈسٹرکٹ جیل چکوال کو تعمیر کروانے کے لئے نئے سال کی ADP میں سفارشات بھجوائی جاچکی ہیں۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں ، سمندری اور گوجرہ کے جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے لئے تعمیراتی کام جاری ہے ۔ ان تینوں سکیموں کی پراگریس رپورٹ درج ذیل ہے۔

1) سب جیل پنڈی بھٹیاں کا 98 فیصد کام ہو چکا ہے۔

2) سب جیل سمندری کا 52 فیصد کام ہو چکا ہے۔

3) سب جیل گوجرہ کو 2.877 ملین فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں اور کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے۔

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں 45 جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کی منظوری ہو چکی ہے اور ایک مجموعی سکیم نمبر 5117 ہے جو کہ موجودہ مالی سال 19-2018 میں چل رہی ہے۔

(د) جز (الف) میں دی گئی سکیمز کو نئے مالی سال کی ADP میں شامل کرنے کی سفارشات محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ نئے مالی سال منظوری کے بعد باقاعدہ طور پر جگہ اور دیگر کارروائی برائے تعمیر کے لئے عمل میں لائی جائے گی۔

جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے متعلقہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	مدت تکمیل	رقبہ
سب جیل پنڈی بھٹیاں	97.123 ملین روپے	تقریباً 1 سال	13 کنال
سب جیل سمندری	161.340 ملین روپے	تقریباً 2 سال	33 کنال
سب جیل گوجرہ	193.150 ملین روپے	تقریباً 3 سال	20 ایکڑ

باقی 42 جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے لئے rough cost estimate متعلقہ جیلوں سے منگوائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں وزیر جیل خانہ جات کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ سب جیل گوجرہ کو 2.877 ملین فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں اور کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے۔ ازراہ نوازش منسٹر صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ اگر فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں تو کن وجوہات کی بناء پر کام شروع نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس کا جو revised estimate کے لئے بھیجا ہوا ہے جب revise estimate ہو کر آجائے گا تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ منیرہ یامین ستی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1110 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل اڈیالہ میں ہیڈ وارڈن کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1110: **محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سنٹرل جیل اڈیالہ میں ہیڈ وارڈن کی کل کتنی اسامیاں ہیں، کتنی خالی ہیں نیز ان میں کتنے پانچ سال سے زائد عرصہ سے یہاں (سنٹرل جیل اڈیالہ) میں تعینات ہیں مزید برآں وارڈنز اور ہیڈ وارڈنز کی تعیناتی اور تبدیلی کی محکمانہ پالیسی کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

سنٹرل جیل اڈیالہ میں ہیڈ وارڈن کی کل 64 منظور شدہ اسامیاں ہیں، جن میں سے اس وقت گیارہ خالی ہیں، نیز ان میں پانچ سال سے زائد عرصہ کوئی بھی ہیڈ وارڈن (سنٹرل جیل اڈیالہ) میں تعینات نہ ہے مزید برآں وارڈنز اور ہیڈ وارڈنز کی تعیناتی اور تبدیلی کے لئے محکمانہ پالیسی کے مطابق معمولی حالات میں تعیناتی اور تبدیلی کا عرصہ تین سال ہے لیکن کسی بھی غیر معمولی صورتحال کے باعث مجاز اتھارٹی تین سال کا عرصہ پورا ہونے سے پہلے کہیں بھی اور کبھی بھی تعینات اور تبدیل کر سکتی ہے اور عوامی مفاد میں تین سال سے زائد بھی تعینات رکھ سکتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ منیرہ یامین ستی: جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1130 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! سوال نمبر 1162 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدی عورتوں کے ساتھ مقید بچوں کی دیکھ بھال کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1162: **محترمہ نسرین طارق**: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی جیلوں اور تھانہ میں بند / قیدی عورتوں کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بچوں کے لئے جیلوں / حوالاتوں اور تھانہ جات میں ان کے لئے تعلیم اور خوراک کا انتظام مناسب نہیں ہوتا؟

(ج) کیا حکومت ان بچوں کی پرورش اچھی طرح کرنے کے لئے تھانہ جات، حوالاتوں اور جیلوں میں اچھی خوراک اور اچھی تعلیم کا بندوبست کرنے اور قیدی خواتین کے لئے اچھا ماحول اور تحفظ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں قیدی عورتوں کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں۔

پنجاب کی جیلوں میں مقید بچوں والی خواتین کی تعداد 94 ہے جن کے ہمراہ 115 بچے بھی مقید ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ خواتین اسیران کے ساتھ بچوں کی تعلیم و خوراک کا مناسب انتظام نہیں ہوتا ہے۔

قواعد جیل خانہ جات 1978 کے قاعدہ نمبر 326، 327 اور 328 کے تحت دودھ پیتے بچوں اور چھ سال کی عمر تک کے بچوں کو ان کی والدہ کے ساتھ رکھا جا سکتا ہے اور مزید یہ کہ پنجاب کی جیلوں میں خواتین اسیران اور ان کے ساتھ مقید بچوں کے لئے مندرجہ ذیل انتظامات موجود ہیں:

- حاملہ خاتون اسیر کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
- بیمار خاتون اسیر کے لئے 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
- ایسی خواتین اسیران جو اپنے شیر خوار بچوں کے ساتھ مقید ہیں ان کو روزانہ 467 ملی لیٹر دودھ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ ایک سال یا اس سے زائد عمر کے شیر خوار بچوں کے لئے بھی 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔

- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے خواتین وارڈ میں مختلف این جی اوز کی طرف سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں جہاں پر ان بچوں کو دینی و دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔ اس کام کے لئے محکمہ جیل خانہ جات کو Rehai School اور جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ وغیرہ کا تعاون بھی حاصل ہے۔
- خواتین کے لئے 2016 سے ٹیوٹا کے تعاون سے پنجاب کی آٹھ جیلوں (سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل ساہیوال، سنٹرل جیل گوجرانوالہ، سنٹرل جیل راولپنڈی، ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد، سنٹرل جیل بہاولپور، سنٹرل جیل ڈیرہ غازی خان اور وومن جیل ملتان) میں بیوٹیشن، فیشن ڈیزائننگ، ہاتھ سے بنی ایمبرائیڈری، گھریلو دستکاری، مشین ایمبرائیڈری کے تین تین ماہ کے کورسز کروائے جارہے ہیں جس میں مورخہ 15.02.2016 سے اب تک 156 کورسز کروائے گئے ہیں۔ ان کورسز میں 3004 خواتین نے حصہ لیا اور 1914 خواتین نے یہ کورسز مکمل کرکے امتحان دیا 1856 خواتین نے کورسز پاس کرکے ٹیوٹا سے سرٹیفکیٹ حاصل کئے جبکہ 175 خواتین ابھی بھی یہ کورسز کر رہی ہیں تاکہ جب وہ جیلوں سے رہا ہوں تو معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے سیکھے گئے ہنر کے ساتھ باعزت روزی کما سکیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- خواتین اسیران کی اصلاح کے لئے جیلوں میں جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی جانب سے دینی تعلیم میں ناظرہ قرآن، ترجمہ قرآن، حفظ قرآن، تعلیم القرآن کورسز 1 تا 5 پڑھائے جاتے ہیں جبکہ دنیاوی تعلیم میں اللسان العربی، پرائمری، مڈل، میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، فاضل اردو اور فاضل پنجابی وغیرہ کے کورسز شامل ہیں۔

(ج) جی، ہاں! پنجاب کی جیلوں میں ان بچوں کی پرورش اور اچھی خوراک اور تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہے جبکہ ان خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات بھی کئے جاتے ہیں:

- خواتین کے ساتھ مقید بچوں کی vaccination بھی کروائی جاتی ہے۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں اور حاملہ خواتین کو ہفتے میں تین مرتبہ فروٹ مہیا کیا جاتا ہے۔

- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے اور اس موقع پر سالگرہ کا کیک کاٹنے کے علاوہ تحائف مثلاً چاکلٹس، بسکٹس، جوس وغیرہ بچوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- خواتین اسیران کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے جمعیت تعلیم القرآن کے تعاون سے ایک خاتون معلمہ روزانہ خواتین وارڈ میں خواتین اسیران کو دینی تعلیم دینے کے لئے آتی ہے۔
- خاتون میڈیکل آفیسر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزٹر تعینات ہوتی ہے اس کے علاوہ میڈیکل سپیشلسٹ شیڈول کے مطابق وزٹ کرتے ہیں۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے خواتین وارڈ میں مختلف این جی اوز کی طرف سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں۔ جہاں پر ان کو دینی و دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کی مفید شہری بن سکیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی جیلوں اور تھانوں میں بند قیدی عورتوں کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں میں باقی جواب سے تو مطمئن ہوں صرف میرا ایک پوائنٹ ہے کہ اُن بچوں کی خوراک اور تعلیم کے بارے میں خوراک کے لئے انہوں نے صحیح کہا کہ اُن عورتوں اور بچوں کا صحیح خیال کیا جاتا ہے لیکن تعلیم کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اُن کی دینی اور دنیاوی تعلیم این جی اوز کی مدد سے دی جاتی ہے تو دینی تعلیم تو یقینی طور پر دی جاتی ہو گی اور دنیاوی این جی اوز کے ذریعے تو ہے لیکن گورنمنٹ کی بھی تو ذمہ داری ہے تو اُس کے لئے کیا وہ سکول جیل کے اندر رہیں یا اُس سے باہر ہیں مجھے صرف یہ پوچھنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس کی پالیسی یہ ہے کہ جو بچے اپنی ماؤں کے ساتھ ہوتے ہیں وہ maximum چھ سال تک اپنی ماؤں کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور چھ سال کی عمر تک اُن کو جمعیت علما اسلام فاؤنڈیشن کے تحت دینی تعلیم دی جاتی ہے اور جب اُن کی عمر چھ

سال سے بڑھ جاتی ہے تو اُنہیں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے حوالے کر دیا جاتا ہے یا اُن کے کسی عزیز کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! تین چار سال کا بچہ سکول جاتا ہے اور کچھ مائیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ واحد کفیل ہوتی ہیں اُن کے پیچھے بچوں کو سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوتا تو وہ سات آٹھ سال تک ماں کے ساتھ ہوتے ہیں تو اُن کی تعلیم کے بارے میں بھی اگر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ وہ تو منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ اُن بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! ویسے ان کو شفٹ کیا جاتا ہے؟ میرا نہیں خیال کہ شفٹ کیا جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! maximum چھ سال تک کی عمر کا بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہ سکتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ تو آپ جیل کی بات کر رہے ہیں لیکن محترمہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جیل کے اندر اُن کی دینی تعلیم کا تو آپ نے بتا دیا ہے لیکن دنیاوی تعلیم کے لئے وہاں کوئی ایجوکیشن کا انتظام ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! دنیاوی تعلیم کے لئے Rehai School اور لیٹریسی سکول کے تحت تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: وہاں جیل کے اندر تعلیم دی جاتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جیل کے اندر تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ وہاں چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں بچوں کو بھیجا جاتا ہو؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ایس او ایس village اور سویٹ ہوم میں بچوں کو شفٹ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، لیکن چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں بچے نہیں جاتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، وہاں بچے نہیں جاتے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! اگر بندوبست نہیں ہے تو گورنمنٹ کر دے۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کہہ رہے جو دنیاوی تعلیم ہے اُس کا جیل کے اندر انتظام ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریمؐ کے پاس ایک خاتون کو لے کر جایا گیا وہ مقدمہ قتل میں ملوث تھی تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تک یہ pregnant نہیں بلکہ جب تک بچے کے دودھ پینے کا وقفہ ہے اس کو جیل سے باہر رکھا جائے اور اس کے علاوہ ملتان ہائی کورٹ فل بینچ نے اور سپریم کورٹ نے بھی اس کی اتھارٹی دی کہ جتنی خواتین جن کے ساتھ spleen baby ہیں اُن کو جیل سے باہر نکال دیا جائے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کا کوئی ارادہ ہے کہ ریاست مدینہ میں اس بات پر عمل ہو سکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس سے پہلے تو ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے اس کے لئے ضروری کوئی legislation لائی جائے کوئی قانون میں ترمیم کی جائے اس کو دیکھ لیتے ہیں اس سے پہلے تو ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں Article 189 of the Constitution of Pakistan ہے اگر سپریم کورٹ کی کوئی رولنگ آجاتی ہے تو وہ finality جب attain کر لیتی ہے تو Then that is binding on all the institutions اس لئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس پر Law کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اُس رولنگ پر عمل کریں جو کہ Article 189 constitution of Pakistan کے تحت binding ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! جناب طاہر خلیل سندھو کی بات صحیح ہے کہ اگر سپریم کورٹ کی کوئی رولنگ ہے وہ دیکھ لیں کہ اگر اُس رولنگ میں ہے کہ جیسے انہوں نے کہا ہے تو پھر اُس حوالے سے اس کو take up کرنے کی ضرورت ہے یہ ایک بڑی genuine بات ہے اس کو آپ ضرور دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کی detail لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی detail لے لیں اگر یہ نہیں ہے تو اس کو ضرور ہونا چاہئے یہ ویسے بھی ثواب کا کام ہے۔ جی، اگلا سوال نمبر 1226 آغا علی حیدر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1546 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب سلمان رفیق کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟ آ گئے ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی سے ہوں۔ شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1642 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جیل میں ٹیلی فونز بوتھ کی تعداد میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*1642: **خواجہ سلمان رفیق:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سابقہ دور حکومت میں جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کے لئے ٹیلیفون بوتھ لگائے گئے تھے جس کے تحت وہ اسیران ہر ہفتہ گھر 20 منٹ بات کر سکتے ہیں، جیل میں اسیران کی زیادہ تعداد کے باعث ٹیلیفون بوتھ پر لمبی قطار ہوتی ہے تو کیا محکمہ / حکومت جیلوں میں موجود ٹیلی بوتھ میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے تو کتنے عرصہ میں مزید ٹیلیفون بوتھ لگوائے گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) پنجاب کی گیارہ جیلوں میں فیز-I میں بیس بیس پی سی او بوتھ نصب کئے جا چکے ہیں جس میں ہمہ وقت بیس قیدیوں کی بات ایک ساتھ ہوتی ہے۔ ان جیلوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔	سنٹرل جیل لاہور	2۔	سنٹرل جیل گوجرانوالہ
3۔	سنٹرل جیل ساہیوال	4۔	سنٹرل جیل راولپنڈی
5۔	سنٹرل جیل فیصل آباد	6۔	سنٹرل جیل ملتان
7۔	سنٹرل جیل بہاولپور	8۔	ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ
9۔	ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	10۔	ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد
11۔	ڈسٹرکٹ جیل لاہور		

جیل میں ہر قیدی کو ہفتے میں بیس منٹس دیئے جاتے ہیں جن کو وہ اپنے مقررہ دن اور سسٹم میں موجود پہلے سے درج شدہ پانچ نمبروں پر کال کروائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں اسیران کی تعداد زیادہ ہونے کے باعث دونوں جیلوں میں بیس بیس مزید پی سی او بوتھوں کی توسیع کی پہلے سے منظوری ہو چکی ہے اور ان دونوں جیلوں کو فیز-II میں شامل بھی کیا جا چکا ہے اور انہیں نئے پی سی او سسٹم کے ساتھ نصب کیا جائے گا۔

مزید برآں پنجاب کی باقی جیلوں میں پی سی او لگانے کا کام جاری ہے۔ اس سلسلے میں پہلے اخبارات میں ٹینڈر دیا گیا تھا جس میں دو کمپنیوں نے شمولیت کی لیکن ٹیکنیکلی کوالیفائی نہ کرنے کی وجہ سے دونوں کمپنیاں اگلے مرحلے میں داخل نہ ہو سکیں۔ پی سی او کے کمروں کی تعمیر کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے سکیم کو ADP-2019-20 میں شامل کیا جا چکا ہے اور فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ساتھ ہی کمروں کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔ جونہی پی سی او کے کمروں کی تعمیر کا کام مکمل ہو گا۔ پی سی او بوتھ کے لئے اخبارات میں اشتہار کے ذریعے فیز-II کا دوبارہ ٹینڈر دیا جائے گا اور جو فرم کوالیفائی کرے گی اسی فرم کو ٹینڈر الاٹ کیا جائے گا۔

فیز-II میں مندرجہ ذیل 16 جیلیں شامل کی گئی ہیں۔

1-	سنٹرل جیل میانوالی	2-	سنٹرل جیل ڈی جی خان
3-	وومن جیل ملتان	4-	ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد
5-	ڈسٹرکٹ جیل قصور	6-	ڈسٹرکٹ جیل ملتان
7-	ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ	8-	ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی
9-	ڈسٹرکٹ جیل اٹک	10-	ڈسٹرکٹ جیل گجرات
11-	ڈسٹرکٹ جیل جہلم	12-	ڈسٹرکٹ جیل جھنگ
13-	ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا	14-	ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور
15-	توسیع بیس بوتھ سنٹرل جیل لاہور	16-	توسیع بیس بوتھ ڈسٹرکٹ جیل لاہور

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں نے جواب کو پڑھا ہے اس میں میری دو تین گزارشات ہیں اس کو سوال بھی سمجھ لیں اور proposal بھی سمجھ لیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ فیز ٹو 16 جیلوں میں پی سی او کا ہے وہ 20-2019 کی اے ڈی پی سکیم میں اس کو شامل کیا گیا ہے لیکن فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ساتھ میری گزارش ہے کہ جو 20-2019 financial year ہے وہ یکم جولائی سے شروع ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے اس میں پیسے آجانے چاہئے تھے سکیم اے ڈی پی کا حصہ تھی اب تک پہلی بات اُس کو مکمل ہو جانا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! اب میری آپ سے گزارش ہے کہ فنانس اس کو take up کر لیں اس سوال کا مقصد ہی یہ ہے کہ ایک تو میں proposal دے رہا ہوں چونکہ میں خود وہاں پر مقیم ہوں تو جو لوگ وہاں پر ہیں اُن کے جو ایشوز ہیں وہ میری ذمہ داری ہے کہ آپ کے توسط سے میں وزیر صاحب تک پہنچاؤں۔ ایک تو مجھے اس کا جواب دے دیں پھر میں ایک اور بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات ویسے ٹھیک ہے کہ جو ٹیلیفون کی facility ہے وہاں بڑی لمبی قطاریں بتا رہے ہیں اور بھی کئی چیزیں ایسی ہیں کہ اچھا ہے آئی جی صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں منسٹر صاحب بھی ہیں تو یہ جو کمی ہے۔ وہ واقعی پوری کرنے کی ضرورت ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس میں کوئی انوسٹمنٹ اس لئے نہیں ہوگی کیونکہ payment تو قیدی خود کریں گے۔ میری ایک گزارش ہے کہ کیمپ جیل میں بیس لوگ ٹیلیفون کرتے ہیں اور وہاں پر بیس بوتھ ہیں اور بیس لوگ waiting area میں انتظار کرتے ہیں۔ اگر waiting area میں بھی بیس بوتھ لگا دیئے جائیں تو بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! اگر آپ کے ذہن میں کوئی تجویز ہے تو وقفہ سوالات کے بعد آپ آئی جی صاحب اور منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر لیں وہ آج یہاں پر موجود ہیں تاکہ جو بھی اس میں اصلاح ہو سکتی ہے وہ کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! کیا میں اس حوالے سے تھوڑا explain کر دوں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، آپ بات کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایسا ہے کہ ہماری گیارہ جیلیں ایسی ہیں جہاں پر ٹیلیفون بوتھ functional ہیں۔ خواجہ سلمان رفیق بالکل بجا فرما رہے ہیں کہ کیمپ جیل میں قیدیوں کی کل تعداد تقریباً 2800 ہے۔ پالیسی یہ ہے کہ ایک ہفتے میں۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف کی ایوان آمد پر ہاؤس میں نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: .Order in the House آپ سب لوگ بیٹھ جائیں۔ خواجہ سلمان رفیق! آپ ان کو بٹھائیں۔ آپ تمام لوگ خاموش ہو جائیں اور مجھے بات کرنے دیں۔ دیکھیں یہاں بڑی serious بات ہو رہی ہے۔ مجھے بتائیں کہ کیا نعرے لگانے کا کوئی فائدہ ہے؟ ایک بہت کام کی بات سامنے آئی ہے۔ خواجہ سلمان رفیق نے بہت اچھی بات point out کی ہے تو منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے کہ بالکل یہ تمام چیزیں درست کرنے والی ہیں۔ یہاں پر آئی جی جیل خانہ جات بھی بیٹھے ہیں تو میں نے یہ کہا تھا کہ جب وقفہ سوالات ختم ہو گا تو خواجہ سلمان رفیق، منسٹر صاحب اور آئی جی صاحب بیٹھ کر جو بھی کمی ہے یا جو چیزیں فوری طور پر ٹھیک ہو سکتی ہیں ان کو discuss کریں۔ میں بھی گورنمنٹ، وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ سے اس حوالے سے بات کر لوں گا لہٰذا ایسے

ہی شور شرابا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ خواجہ سلمان رفیق چونکہ latest جیل میں موجود ہیں اور ان کو بہتر پتا ہے لہٰذا اس لئے ان چیزوں کو دیکھنا ضروری ہے۔۔۔(شور وغل)

اس میں کوئی ایسی شرم والی بات نہیں ہے کیونکہ ہم سارے ایک ایک مرتبہ میرے سمیت جیل کا چکر لگا آئے ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے لہٰذا آپ ٹھنڈے رہیں۔ میں نے بھی جیل میں 1973 میں چھ ماہ گزارے تھے تو میں نے پھر باہر آ کر جیل کی کافی چیزیں درست کروائی تھیں تو اس لئے اگر کوئی چیزیں درست ہونے کے لئے آگئی ہیں تو ذرا خاموشی اختیار کریں تاکہ اس سے بے شمار قیدیوں کا بھلا ہو جائے گا۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری طرف سے ایک اور provision لکھوا دیں کہ بعض قیدی بہت غریب ہیں ان کے پاس بالکل پیسے بھی نہیں ہوتے تو ان کے لئے کچھ نہ کچھ provision ضرور رکھیں جو کہ جیل سپرنٹنڈنٹ کی discretion میں ہو جن کے پاس پیسے ہی نہیں اور وہ اپنے گھر رابطہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کو بھی ہم اس میں شامل کر لیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی خواجہ سلمان رفیق کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 1644 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب بھر کی جیلوں میں ٹی وی، ریڈیو کی اجازت سے متعلقہ تفصیلات

***1644: خواجہ سلمان رفیق:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں ٹی وی اجازت کے بعد دیکھنے کی اجازت ہے مگر صرف تین چینلز آتے ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ مذہبی، سپورٹس، ٹریول، ڈاکومینٹری، نیوز چینلز اور انٹرٹینمنٹ چینلز دیکھنے کی اجازت نہ ہے؟

(ج) Better کلاس منظور ہونے پر ریڈیو بغیر FM رکھنے کی اجازت ہے؟

(د) ریڈیو کی FM کے ساتھ اجازت کیوں نہ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جیلوں میں اسیران کو ٹی وی دیکھنے کی اجازت ہے۔ تاہم جیلوں میں کیبل یا ڈش کی سہولت سکیورٹی وجوہات کی بناء پر مہیا نہ کی جاتی ہے اور اس کی جگہ ٹی وی انٹینا استعمال کیا جاتا ہے جس پر PTV Home, PTV News, PTV Sports چینلز آتے ہیں۔

(ب) جو چینل ٹی وی انٹینا کور کرتا ہے وہی چینل ٹی وی پر چلتے ہیں اور ان ٹی وی چینلز میں PTV Home, PTV News, PTV Sports وغیرہ شامل ہیں جن پر مختلف پروگرام دکھائے جاتے ہیں اس لئے یہ بات کہنا کہ مذہبی، سپورٹس، ٹریول، ڈاکومینٹری، نیوز چینلز اور انٹرٹیمنٹ چینلز دیکھنے کی اجازت نہ ہے سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

(ج) Better Class منظور ہونے کے باوجود اسیر بغیر اجازت FM ریڈیو نہ رکھ سکتا ہے۔ البتہ، پاکستان پریزن رولز قاعدہ نمبر 680 کے تحت جناب انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب کسی بھی اسیر کو درخواست پیش کرنے پر ریڈیو رکھنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

(د) FM ریڈیو چینل چونکہ وائرلیس سگنلز کو کور کرتا ہے جس کی وجہ سے جیل حکام یا دیگر حساس اداروں کی ایک خاص فاصلہ تک ہونے والی گفتگو FM پر سنے جانے کے امکانات ہوتے ہیں لہٰذا سکیورٹی کے پیش نظر FM چینل ریڈیو کی اجازت ہرگز نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کا مقصد یہ تھا کہ ٹی وی انٹینا کے ذریعے سے 3 چینلز آتے ہیں۔ ایک پی ٹی وی نیوز آتا ہے وہ بھی پانچ پانچ یا سات سات دن نہیں آتا اگر آئے بھی تو گھنٹہ یا دو گھنٹے کے لئے آتا ہے۔ پی ٹی وی پر ظاہر ہے کہ صرف حکومتی مؤقف ہی آتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا اے ٹی وی اور پی ٹی وی ہوم یہ ٹوٹل تین چینل آتے ہیں تو میرا سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جب سرکار نے تمام قیدیوں بی یا سی کلاس کو ٹیلیویژن دیکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے تو پھر وہاں پر یا تو ڈش کیبل آ جائے۔

جناب سپیکر! اس میں مذہبی چینل سے میری مراد یہ تھی کہ اس میں خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ live آتے ہیں۔ اس کے علاوہ سپورٹس اور documentary and entertainment channels ہیں۔ پیسا تو تمام کا تمام لوگوں نے ہی pay کرنا ہے اور سرکار نے صرف facilitate کرنا ہے۔ میری اس میں گزارش یہ ہے کہ میرا سوال کرنے کا مقصد خدانخواستہ کسی کی تضحیک کرنا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! چلیں، جب آپ آئی جی صاحب اور منسٹر صاحب کے ساتھ discuss کریں گے تو وہاں یہ بات بھی کر لیجئے گا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1795 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1796 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1803 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال سنٹرل جیل میں ہائی سیکورٹی کے قیام و عملہ کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1803: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں قائم ہائی سیکورٹی پریزن کب سے آپریشنل ہے اور اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی اس کے لئے مختص فنڈز کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ہائی سیکورٹی پریزن میں تعینات آفیسران واہلکاران کی تعداد کتنی ہے کیا یہاں پر تعینات افسران واہلکاران کی پوسٹنگ کے لئے کوئی خصوصی معیار مقرر کیا گیا ہے تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ہائی سکیورٹی پریزن میں کتنے اسیران قید ہیں نیز یہاں پر قیدی رکھنے کا کیا معیار ہے یہاں پر کس قسم کے اسیران رکھے جاتے ہیں اور پریزن ہذا میں قیام سے تا حال کتنے اسیران رکھے گئے؟

(د) پریزن ہذا میں کتنے اسیران کی گنجائش ہے کیا یہاں پر اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ہ) ہائی سکیورٹی پریزن کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال مورخہ 06.11.2015 سے آپریشنل ہے اور اس کی تعمیر پر کل 1172.362 ملین لاگت آئی تھی۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	رقم خرچ	کیفیت
2007-08	(M)50.000	سال 2018-19 کے دوران اس کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ تاہم اس کی تعمیر کا کام تا حال مکمل نہ ہو سکا ہے جس کی وجہ سے PC-IV جاری نہ ہوا ہے۔
2008-09	(M)173.142	
2009-10	(M) 140.475	
2010-11	(M)154.339	
2011-12	(M)50.000	
2012-13	(M)100.000	
2013-14	(M)154.540	
2014-15	(M)107.338	
2015-16	(M)47.013	
2016-17	(M)4.225	
2017-18	(M)0.000	
2018-19	(M)0.000	
Total	(M)981.072	

Scheme of Missing Facilities

2013-14	80.000
2014-15	28.067
2015-16	33.970
2016-17	14.896

2017-18	34.357
2018-19	0.000
Total	191.290
Grand Total	1172.362

(ب) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 861 ہے اور ان میں سے 658 آفیسران و اہلکاران تعینات ہیں جبکہ 203 آفیسران و اہلکاران کی کمی ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید یہ کہ ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں آفیسران و اہلکاران کی تعیناتی کے لئے کوئی خصوصی معیار مقرر نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں اس وقت 319 اسیران قید ہیں جبکہ ہائی سکیورٹی پریزن کے قیام سے لے کر اب تک کل 470 اسیران مقید رہے ہیں۔

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال ایک انتہائی احساس نوعیت کا ادارہ ہے جہاں پر ہائی پروفائل اسیران اور دہشت گرد مقید ہیں جو کہ مختلف دہشت گرد / کالعدم تنظیموں سے تعلق رکھتے ہیں اور زیادہ فوجی عدالتوں سے نیشنل ایکشن پلان کے تناظر میں سزا یافتہ ہیں۔

(د) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال پر 528 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ اس وقت ہائی سکیورٹی پریزن پر 340 اسیران قید ہیں جو کہ گنجائش سے زائد نہ ہیں۔

(ہ) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال کو برائے مالی سال 2018-19 کے لئے 35,49,35,699 روپے دیئے گئے جن کی 30۔جون 2019 تک کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔موجودہ مالی سال 2019-20 کے لئے مبلغ 26,11,27,292/- روپے 2019-11-18 تک کے لئے دیئے گئے ہیں جن کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں قائم ہائی سیکیورٹی پریزن کب سے آپریشنل ہے اوراس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی اس کے لئے مختص فنڈز کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں وہ تفصیلات تو آپ نے بھی دیکھ لی ہیں اور میں بھی دیکھ رہا ہوں کہ سال 09-2008 سے لے کر 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران اس کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے آپ یہ گوشوارے میں دیکھ سکتے ہیں اور سب سے خطرناک بات جو اس کالم میں لکھی گئی ہے کہ سال 19-2018 کے دوران اس کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تاہم اس کی تعمیر کا کام تاحال مکمل نہ ہو سکا ہے جس کی وجہ سے PC-IV جاری نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران فنڈز ہی نہیں دیئے۔ آپ دیکھیں کہ یہ ہائی سیکیورٹی پریزن ہے تو اس کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی یہ منسٹر صاحب ہاؤس میں بتا دیں کیونکہ یہ بہت اہمیت کی حامل ہائی سیکیورٹی پریزن ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایسا ہے کہ ہائی سیکیورٹی پریزن کا تقریباً سارا کام مکمل ہے لیکن کچھ وہاں پر missing facilities ہیں۔ جیسا کہ سٹاف کالونی کا جو گیٹ ہے اس کے لئے حفاظتی انتظامات ہیں اور جو انٹرویو شیڈ اور میٹر پینل اس کی rehabilitation کا کام ہے اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کام رہتے ہیں۔ ہم نے ان کے کاموں کے لئے سفارشات بھیجی ہوئی ہیں تو بہت جلد ہم missing facilities مکمل کروالیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان missing facilities کو جلدی مکمل کروادیں۔ میں اب جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں انہوں نے دس منٹ بات کرنی ہے۔ جی، جناب محمد حمزہ شہباز شریف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے سیاسی حوالے سے پنجاب کے مختلف ایشوز پر دوبارہ بات تو کرنی تھی جس کا سامنا آج کل ہماری عوام کر رہی ہے لیکن میرا دل چاہ رہا تھا کہ آج میں بالکل سیاست سے ہٹ کر ایک پہلو پر بات کروں۔ میرے جذبات اس طرف اور اُس طرف بیٹھے سب لوگوں کے لئے ایک جیسے ہیں۔ یہ دنیا بہت تیزی سے آگے کی طرف چل رہی ہے اور ہم ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے ہیں کوئی اچھا ڈاکٹر ہے تو دوسرے سب ڈاکٹروں سے آگے نکلنا چاہتا ہے۔ ایک سیاستدان بھی چھلانگ لگا کر سب سے آگے نکلنا چاہتا ہے۔ یہ تو اللہ کا فیصلہ ہے کیونکہ مقدر اوپر بنتے ہیں اور اللہ کے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ صرف دعا مقدر کو تبدیل کر سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا دور ہے کہ یہاں پر انسانیت آہستہ آہستہ ناپید ہو رہی ہے اگر کسی کا کوئی نقصان ہوتا یا کسی پر کوئی تکلیف آتی ہے یا کوئی مر جاتا ہے تو ہم اس پر ایسے behave کرتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔ یقین مانیں ربیع الاوّل کا مہینہ ہے اس ذاتِ اقدس نبیؐ کا جس کے ہم امتی ہیں۔ وہ مشہور واقعہ سب نے سنا ہوگا کہ جہاں سے آپؐ روز گزرتے تھے تو بڑھیا آپ کے اوپر کوڑا پھینکتی تھی۔ ایک دن کوڑا نہیں پھینکا تو پوچھا کہ آج کوڑا نہیں پھینکا اس بڑھیا کا کیا حال ہے؟ اس کے گھر گئے اس کی تیمار داری کی اور اس وقت تک جاتے رہے جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوگئی اور پھر اس بڑھیا نے کہا کہ میرا دل کہتا ہے کہ یہ کام صرف اللہ کے نبی محمدؐ کر سکتے ہیں محمدؐ اللہ کا سچا رسول ہے۔

جناب سپیکر! یہ تعلیم ہے جس میں ہم سب کی ایک دوسرے سے آگے جانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، ہم بھول رہے ہیں، یہاں اس زمانے میں آپ کو اپنی بیماری ثابت کرنے کے لئے اس جہاں سے کوچ کرنا پڑتا ہے، مرنا پڑتا ہے، محترمہ کلثوم نواز کا واقعہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کسی کو کچھ یاد نہیں دلانا چاہتا، کسی پر کوئی احسان نہیں ہے لیکن میں آج ایک سیاستدان ہونے کے ناتے نہیں بلکہ ایک انسان کے ناتے مجبور ہوں کہ یہ بات آپ کے سامنے رکھوں کہ جب جناب عمران خان سٹیج سے گرے تھے تو میاں محمد نواز شریف چل کر ہسپتال گئے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت الیکشن campaign چل رہی تھی لیکن انہوں نے دو دن کے لئے تمام تر سیاسی مصروفیات معطل کی تھیں۔ آج ایک بیمار شخص کے لئے حکومت پاکستان نے بورڈ بنایا۔ محترمہ یاسمین راشد بیٹھی ہیں یہ سب کچھ جانتی ہیں کہ اس بورڈ پر بھی عجیب عجیب طرح کے

جملے کسے گئے۔ میرے والد کو کینسر کا موذی مرض لاحق ہوا تھا میں ان کی تیمارداری کے لئے نہیں جا سکا تھا انہیں بھی زندگی اور موت سے لڑتے دیکھا، اُس وقت مشرف صاحب کا دور تھا اور اُس وقت بھی سیاست ہوئی تھی۔ میں بطور قائد حزب اختلاف نہیں بلکہ ایک انسان ہونے کے ناتے سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر سیاست ہوتی رہے گی، ایک دوسرے پر جملے کسے جاتے رہیں گے اور یہ معاملہ ہوتا رہے گا لیکن انسانیت کو زندہ رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ نے جس انسانی روّیے کا اظہار کیا میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور appreciate کرتا ہوں، یہ اظہار GDA اور ایم کیو ایم نے بھی کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ادھر بیٹھے اپنی بہنوں اور بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ ضرور سیاست کریں لیکن کم از کم آنے والی نسلوں کے لئے اتنی تلخی نہ کریں کہ انسانیت ذاتی رنجشوں کے پہاڑ تلے دفن ہو کر رہ جائے۔ یہ ہمارا دین کہتا اور نہ ہمارا نبی کہتا ہے۔ میں آج صرف آپ کے جذبے کو appreciate کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہر ممبر اس جذبے کی پذیرائی کرے اسی میں دنیا ہے اور اسی میں آخرت بھی ہے کہ ہم انسانیت کے ناتے ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھیں۔ بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس طرح تو سوالات رہ جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا وہ سوال تو ختم ہو گیا تھا۔ جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

جناب سپیکر! آپ نے جو پروڈکشن آرڈر کا اقدام اٹھایا ہے اس کے لئے میں اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا حلقہ تحصیل بھیرہ ہے 13۔مارچ 2019 کو آپ کی وساطت سے میں نے ایک سوال ڈالا اس پر مہربانی ہوئی اور ایک بلڈنگ کو ٹھیک کیا گیا، گرلز ڈگری

کالج تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں ہمیں فرنیچر مہیا کیا گیا۔ سونامی جو وعدے کیا کرتی تھی کہ تعلیم کے لئے ہم ہیلی کاپٹر سے کتابیں اور فرنیچر بھجوایا کریں گے اور وہ فرش پر موجود ہوں گے ۔ آج سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نے کمشنر سرگودھا کو فون کیا ہے کہ جو کرسیاں بوائز ڈگری کالج اور گرلز ڈگری کالج تحصیل بھیرہ میں موجود ہیں جن کی تعداد 300 سے 500 تک ہے وہ وہاں سے میانوالی یونیورسٹی میں شفٹ کی جائیں۔ جب یہ باتیں کالج کے پرنسپل صاحبان میری بہنیں اور بھائی مجھ تک پہنچاتے ہیں تو میں کوشش کرتا ہوں کہ ہائر اتھارٹیز سے رابطہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ higher authorities instated of ہماری help کریں لیکن وہ کہتے ہیں چونکہ میانوالی یونیورسٹی بن رہی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جو تحصیل بھیرہ میں ڈیسک اور کرسیاں موجود ہیں وہ ہم نے میانوالی شفٹ کرنی ہیں۔ اب سردیوں کا موسم ہے اگر یہ 300 سے 500 تک کرسیاں میانوالی شفٹ کر دی گئیں تو انتہائی نامناسب ہو گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ اب دن بدن ہماری قوم کے بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، ہمارے پاس تو پہلے ہی فرنیچر موجود نہیں ہے تو ہم اس سردی کے موسم میں کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ کی بات آ گئی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! چونکہ آج متعلقہ منسٹر راجہ یاسر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا آپ وزیر قانون سے کہیں کہ kindly یہ معاملہ urgent basis پر حل کریں چونکہ آج فرنیچر وہاں سے شفٹ ہو جائے گا اگر آج اس پر ایکشن نہ لیا گیا تو پھر ہم کدھر جائیں گے۔

جناب سپیکر! اگر وزیر قانون اس میں ہماری help کر دیں تو I will be very grateful to him. بہت شکریہ

جناب سپیکر: وزیر ہائر ایجوکیشن کدھر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر ہائر ایجوکیشن آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آج صبح میری بھی ان سے بات ہوئی تھی وہ آرہے ہیں۔ان سے بات کر لیتے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اگر یہی پوائنٹ آف آرڈر ہی رہیں گے تو پھر سوالات رہ جائیں گے چونکہ وقفہ سوالات ختم ہونے میں دومنٹ رہ گئے ہیں۔ آغا علی حیدر! جناب محمد ارشد ملک کو ایک سوال کر لینے دیں چونکہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔اس کے بعد آپ بات کر لینا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کا ٹائم extend کر دیں ۔

جناب سپیکر: نہیں۔ٹائم extend نہیں ہو گا، آپ سوال کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے جناب محمد بشارت راجا بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں مختصراً عرض کروں گا اس میں کوئی debate والی بات ہے اور نہ ہی میں کوئی debate open کرنا چاہتا ہوں۔ معزز قائد حزب اختلاف نے ابھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، میں سمجھتا ہوں کہ جن خیالات کا انہوں نے اظہار کیا اور ابتداء میں خود فرمایا کہ ان کے یہ جذبات اس معزز ایوان میں دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران کے دل کی آواز ہیں، ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز جس چیز سے فرمایا ان میں ایک دو چیزیں قابل اعتراض تھیں میں صرف ان کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں مرض کی تشخیص کے لئے انسان کو مرنا پڑتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں، آپ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سنیں! جب قائد حزب اختلاف بول رہے تھے تو ادھر سے کوئی نہیں بولا۔ اب آپ بھی نہ بولیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے باقاعدہ حرف بحرف نوٹ کیا ہے اس لئے عرض کر رہا تھا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج بحیثیت مجموعی دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے ہمارے معزز ممبران اسمبلی کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس بات کا تجزیہ کرنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ آج ہمارے صوبے میں، ہم ملک کی بات نہیں کرتے بلکہ آج ہمارے صوبے میں کیوں وہ سہولیات موجود نہیں ہیں جو کہ ہونی چاہئیں تھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے اور حکومتی بنچز کی بھی ذمہ داری ہے۔ اگر دس سال کی ذمہ داری ان کی ہے تو سوا سال کی ذمہ داری ہماری بھی ہے۔ اس سوا سال کے دوران ہیلتھ سیکٹر میں جو ڈویلپمنٹ ہوئی میں سمجھتا ہوں وہ ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف ثبوت کے طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف نے خود سرکاری ہسپتال میں علاج کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جو سہولیات فراہم کی گئی تھیں ان پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ ہماری جو چودہ مہینوں کی کارکردگی ہے اس پر ہمیں اس لحاظ سے فخر ہے کہ اس کو میاں محمد نواز شریف نے بھی تسلیم کیا، ہماری سہولیات اور ہمارے ڈاکٹرز کی کارکردگی پر اعتماد کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کے علاج کے دوران، ان کی بیماری کے دوران دو پہلو سامنے آتے رہے ہیں ایک انتظامی لحاظ سے اور ایک سیاسی لحاظ سے، سیاسی لحاظ سے point scoring دونوں اطراف سے ہوتی رہی ہے یہ نہیں کہ اپوزیشن point scoring کرتی رہی ہے تو گورنمنٹ بھی سیاسی لحاظ سے point scoring کرتی ہے اور حزب اختلاف point scoring نہیں کرتی رہی۔ چاہے وہ میاں محمد نواز شریف تھے ہمارے لئے قابل احترام ہیں علاج کی جو سہولت اُن کو ملی وہی سہولت ایک عام آدمی کو بھی آج ہمارے ہسپتالوں میں مل رہی ہے اور یہ ہماری قیادت جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ہدایت پر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آئیں اور مل کر غریب عوام کے مسائل کے لئے جدوجہد کریں۔ کل یہاں پر گوجر خان ٹراما سنٹر کی بات ہوئی تھی آپ نے دس سال پہلے اُس کو شروع کیا تھا اور وہ دس سال سے بند پڑا ہوا ہے تو کل یہاں پر محترمہ یاسمین راشد کو brunt برداشت کرنا پڑا کہ پچھلے دس سال میں وہ functional کیوں نہیں ہوا؟ تو یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہماری بھی ذمہ داری ہے۔ اگر کہیں پر ہماری کوتاہی ہو گی تو ہم اُس کی ذمہ داری اُٹھائیں گے لیکن قائد حزب اختلاف نے جن خیالات کا اظہار کیا اور انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ عوام کی جان کے لئے اور عوام کی سہولیات کے لئے ہمیں سیاست نہیں کرنی چاہئے تو اگر ماضی میں کی گئی تو غلط کی گئی، آئیں مل کر اس بات کا عہد کریں کہ مستقبل میں عوام کی سہولیات پر سیاست نہیں کریں گے کیونکہ جس طرح انہوں نے فرمایا آج اُن کی فیملی پر صحت کے حوالے سے مشکل وقت آیا، کل یہ مشکل وقت ہم پر آ سکتا ہے، مجھ پر بھی یہ مشکل وقت آ سکتا ہے اُس کی ذمہ داری آپ پر آ سکتی ہے، کسی پر بھی آ سکتی ہے So, let's once for all decide کہ کم از کم ہم عوام کی خدمت اور سہولیات کے حوالے سے point scoring نہیں کریں گے بلکہ اُن کا جائز حق اُن تک پہنچائیں گے یہ سوچے بغیر کہ یہاں پر جناب پرویز الٰہی کی تختی لگی ہوئی تھی یا جناب عثمان احمد خان بُزدار کی تختی لگی ہوئی تھی یا میاں محمد شہباز شریف کی تختی لگی ہوئی تھی ہم ان سب چیزوں کے قطع نظر عوام کی خدمت تندہی سے کریں گے۔ بہت شکریہ

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ بھر کی جیلوں میں ایڈز اور دیگر بیماریوں میں مبتلا قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1130: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی 41 جیلوں میں ایڈز میں مبتلا قیدیوں کی تعداد 287 ہے ہیپاٹائٹس (سی) میں مبتلا قیدیوں کی تعداد 1416 اور ٹی بی میں مبتلا قیدیوں کی تعداد 128 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹرل جیل فیصل آباد میں ایڈز میں مبتلا 65 قیدیوں اور ہیپاٹائٹس (سی) میں مبتلا 481 قیدیوں کے ساتھ پہلے نمبر پر ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل اڈیالہ راولپنڈی میں ایڈز میں مبتلا 29 قیدیوں اور ہیپاٹائٹس (سی) میں مبتلا 131 قیدیوں کے ساتھ صوبہ بھر میں دوسرے نمبر پر ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹرل جیل لاہور میں 19 قیدی ایڈز اور 21 قیدی ہیپاٹائٹس (سی) میں مبتلا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 15 قیدی ایڈز اور 17 قیدی ہیپاٹائٹس (سی) کا شکار ہیں؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ بھر کی دیگر جیلوں میں ایڈز، ہیپاٹائٹس (سی) اور "ٹی بی" کے مرض میں مبتلا قیدیوں کی تعداد کتنی ہے اور حکومت ان قیدیوں کے علاج معالجہ اور دیگر قیدیوں کو ان امراض سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ بھر کی 41 جیلوں میں ایڈز میں مبتلا 264 اسیران مقید ہیں جن میں سے 232 اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جا رہی ہیں جبکہ 32 اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے جبکہ

ہیپاٹائٹس (سی) میں 647اسیران مبتلا ہیں جن میں سے102اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے جبکہ 536اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے۔
ٹی بی کے مرض میں مبتلا139اسیران ہیں جن میں سے 117اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے جبکہ 22اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے۔

(ب) سنٹرل جیل فیصل آباد میں ایڈز کے مرض میں 20اسیران مبتلا ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے۔ہیپاٹائٹس (سی) کے مرض میں مبتلا09اسیران ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) سنٹرل جیل راولپنڈی میں ایڈز کے مرض میں مبتلا18اسیران ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جارہی ہیں۔ ہیپاٹائٹس (سی) میں 130اسیران ہیں جن کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جارہی ہے۔

(د) سنٹرل جیل لاہور میں ایڈز کے مرض میں مبتلا سات اسیران ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے۔ہیپاٹائٹس (سی) میں 09اسیران مبتلا ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے۔

(ہ) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں ایڈز کے مرض میں مبتلا37اسیران ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جارہی ہیں۔ ہیپاٹائٹس (سی) میں 101اسیران مبتلا ہیں جن میں سے پانچ اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے جبکہ 96اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے۔

(و) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت42140اسیران کی سکریننگ کروائی گئی۔ 42140اسیران میں سے489اسیران میں ایڈز کی مہلک بیماری کی تشخیص ہوئی ہے۔

1) ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو باقی اسیران سے علیحدہ رکھا جائے۔
2) ایڈز سے متاثرہ اسیران کی باقی اسیران سے رابطہ اور نقل و حرکت کی پابندی ہونی چاہیئے۔
3) ایڈز کے مرض میں مبتلا ہر اسیر کو دوسری مواصلاتی بیماریوں (Communicable Diseases) کے لئے لازمی سکرین کیا جائے۔

4) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable برتن فراہم کئے جائیں۔

5) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable ڈینٹل / سرجیکل آلات / سرنج فراہم کی جائیں۔

6) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو حجامت شیو اور ناخن کاٹنے کے لئے ڈسپوزایبل آلات فراہم کئے جائیں۔

7) حجام حجامت کرتے وقت ڈسپوزبل گلوز کا استعمال لازمی کرے۔

8) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے liquid soap فراہم کیا جائے۔

9) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ تولئے فراہم کئے جائیں۔

10) ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے کپڑے دھونے کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔

11) میڈیکل آفیسران متعلقہ جیل میں ایڈز کے اسیران کو روزانہ چیک کریں تا کہ متعلقہ ادویات کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ جیل کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

***1226: آغا علی حیدر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ جیل کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے تمام فنڈز بھی منظور ہو چکے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ڈسٹرکٹ جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) محکمہ ہذا کی جانب سے ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کروانے کا منصوبہ ترتیب دیا جا چکا ہے اور آئندہ مالی سال 2019-20 میں ADP میں شامل کروانے کے لئے سفارشات بھجوائی جا چکی ہیں۔

(ب) جی، نہیں۔ چونکہ ابھی نئے سال کے پروگرام میں شامل کرنے کے لئے تجاویز ارسال کی گئی ہیں اور باقاعدہ طور پر ADP میں شامل ہونے کے بعد فنڈز مختص ہوں گے۔

(ج) جی، ہاں! حکومت ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور آئندہ مالی سال 20-2019 میں ADP میں شامل کروانے کے لئے سفارشات بھجوائی جا چکی ہیں۔

فیصل آباد: ڈسٹرکٹ جیل کا زرعی یونیورسٹی سے دور منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

*1546: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد شہر کے سب سے بڑے تعلیمی ادارے زرعی یونیورسٹی کی دیوار کے ساتھ واقع ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ جیل کو اس اہم تعلیمی ادارے سے دور منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں قیدیوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد 1894 میں تعمیر کی گئی جبکہ پنجاب ایگریکلچرل کالج اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ (موجودہ زرعی یونیورسٹی) ڈسٹرکٹ جیل کے ساتھ جگہ پر 1906 میں تعمیر کیا گیا۔

(ب) حکومت پنجاب فی الوقت ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں کل 1630 مرد اور عورتیں اسیران مقید ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

جنس	قیدی	حوالاتی	سزائے موت	کل تعداد
مرد	283	1449	0	1732
عورتیں	50	36	0	86

فیصل آباد: ڈسٹرکٹ جیل میں قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش سے متعلقہ تفصیلات

*1795: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کا رقبہ کتنا ہے اس میں کتنی بیرکس / کمرہ جات ہیں کتنے قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) اس میں کتنے قیدی / حوالاتی اس وقت مقید ہیں؟

(ج) اس جیل میں گنجائش سے کتنے زیادہ قیدی / حوالاتی ہیں؟

(د) اس جیل میں قیدیوں کو کون کون سی سہولت فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) کیا ان قیدیوں کو بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(و) ان قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کی تصدیق کون کرتا ہے کیا کوئی چیکنگ کمیٹی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد 298 کنال اور 16 مرلے پر محیط ہے۔ مردوں کے لئے 16 بیرکس اور چھ سیل بلاک ہیں جبکہ سات بیرکس خواتین اسیران کے لئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں 934 قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں میں کل 1630 مرد اور عورتیں اسیران مقید ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

جنس	قیدی	حوالاتی	سزائے موت	کل تعداد
مرد	283	1449	0	1732
عورتیں	50	36	0	86

(ج) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں اس وقت 798 قیدی گنجائش سے زیادہ ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں قیدیوں کو رہائش، خوراک، اور تعلیم کی بنیادی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ہ) جی، ہاں! ان قیدیوں کو مندرجہ ذیل بنیادی سہولیات میسر ہیں:-

- **ان اسیران کی ویلفیئر کے لئے مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ رسمی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کو باہنر افراد بنانے کے لئے TEVTA کے تعاون سے ویلڈنگ، الیکٹریشن اور موٹر مکینک وغیرہ کی مہارت کا کورس کروایا جاتا ہے۔ ان کی جسمانی و ذہنی نشوونما کے لئے والی بال، بیڈمنٹن، فٹ بال اور کرکٹ، کیرم بورڈ، لڈو جیسی گیمز کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔**

- اسیران کے علاج معالجہ کی سہولت بھی میسر ہے اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو کال کر کے ان کا چیک اپ بھی کروایا جاتا ہے۔
- مختلف این جی اوز کی مدد سے اسیران کو فری لیگل ایڈ مہیا کی جاتی ہے جن میں AGHS اور Punjab Bar Council وغیرہ شامل ہیں۔

ان اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف این جی اوز کی مدد سے سکول بھی قائم ہیں، جن میں Rehai School اور جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ وغیرہ شامل ہیں۔

(و) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کی چیکنگ کے لئے مہینے میں دو مرتبہ جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب جیل کا دورہ کرتے ہیں۔ ڈی آئی ریجن جیل خانہ جات بھی جیل کا دورہ کرتے ہیں اور قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کو چیک کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ سپرنٹنڈنٹ روزانہ کی بنیاد میں مختلف بیرکس کا دورہ کرتے ہیں اور قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کو چیک کرتے ہیں۔

فیصل آباد: بورسٹل جیل کے رقبہ، کمرہ جات اور بیرکس سے متعلقہ تفصیلات

***1796: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورسٹل جیل فیصل آباد کتنے رقبہ پر کب بنائی گئی تھی کیا یہ علیحدہ سے قائم ہے یا کسی اور جیل کے ایک حصہ میں قائم ہے؟

(ب) اس جیل کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) اس جیل کے کتنے کمرہ جات / بیرکس ہیں ان میں کتنے بچے رکھنے کی گنجائش ہے؟

(د) اس جیل میں قیدی بچوں کو کیا کیا سہولت فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس جیل میں قیدی بچوں کو کھانے میں کیا کیا فراہم کیا جاتا ہے؟

(و) اس جیل میں کتنے ملازمین عہدہ / گریڈ وار تعینات ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) بورسٹل جیل فیصل آباد 52 ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے۔ یہ جیل علیحدہ سے قائم ہے۔

(ب) سال 18-2017 کے اخراجات = 89,42,3676.00

سال 19-2018 کے اخراجات = 75,32,7862.00

(ج) بورسٹل جیل فیصل آباد میں ٹوٹل آٹھ کمرے ہیں اور 244 بچے رکھنے کی گنجائش ہے۔

(د) مذہبی تعلیم، ثانوی تعلیم، ٹیوٹا کلاسز (کمپیوٹر، ویلڈنگ، موٹر وائنڈنگ، موٹر سائیکل مکینک)، بینڈ کلاس، ٹیلرنگ کلاس، سپورٹس (فٹبال، کرکٹ، باسکٹ بال، پی ٹی اور جمناسٹک)، نوعمر اسیران کے لئے میڈیکل آفیسر، ڈسپنسر، حکیم قرشی فاؤنڈیشن اور ڈینٹل یونٹ کی سہولت موجود ہے۔ PCO کی سہولت بھی میسر ہے۔

(ہ) گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق پنجاب کی تمام جیلوں میں ایک menu کے مطابق کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ Menu list ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) Menu list ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور شہر میں واقع جیلوں سے متعلقہ تفصیلات

*1877: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کل کتنی جیلیں ہیں؟

(ب) خواتین پڑھی لکھی قیدیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کتنی خواتین جیل میں اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں؟

(د) کیا جیل میں کوئی خاتون ٹیچر کا انتظام کیا گیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) لاہور شہر میں کل دو جیلیں ہیں (i) سنٹرل جیل لاہور (ii) ڈسٹرکٹ جیل لاہور۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں پانچ پڑھی لکھی خواتین اسیر ان مقید ہیں۔ جس میں ایک خاتون اسیر میٹرک پاس ہے ایک خاتون اسیر ایف اے پاس ہے ایک خاتون اسیر بی اے پاس ہے اور دو خواتین اسیر ان ایم اے پاس ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خاتون اسیر مقید نہ ہے۔

(ج) اس وقت سنٹرل جیل لاہور میں ٹیوٹا کے تعاون سے بیوٹیشن اور فیشن ڈیزائن کے کورسز کروائے جاتے ہیں جن میں سے 160 قیدی خواتین نے فیشن ڈیزائننگ اور 159 قیدی خواتین نے بیوٹیشن کا کورس مکمل کر لیا ہے جبکہ مزید پچاس قیدی خواتین مذکورہ کورسز جاری رکھے ہوئے ہیں جبکہ تمام خواتین اسیر ان کو دینی تعلیم بھی دی جارہی ہے۔

(د) سنٹرل جیل لاہور پر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بھی خاتون ٹیچر تعینات نہ ہے۔ تاہم جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی طرف سے ایک خاتون مذہبی ٹیچر تعینات ہے جو خواتین کو مذہبی تعلیم دیتی ہے جبکہ ٹیوٹا کی جانب سے سات اساتذہ اور چھ دیگر عملہ کے افراد بھی قیدیوں کو فنی تعلیم دینے کے لئے تعینات ہیں۔

صوبہ کی جیلوں میں بیمار قیدی کی ہلاکت کے بعد
میت کو لواحقین کے حوالہ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2084: **جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں بیمار قیدیوں کو جیل کے باہر ہسپتالوں میں علاج کے لئے شفٹ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر کسی قیدی کی ہسپتال میں فوتیدگی ہو جائے تو تمام مراحل کی تکمیل جیسا کہ پوسٹمارٹم اور مجسٹریٹ کی اجازت کے بعد اس کی میت کو لواحقین کے حوالے کرنے میں تین سے چار دن لگ جاتے ہیں اور جب فوتیدگی رات کے وقت ہو تو متعلقہ مجسٹریٹ کی عدم دستیابی پر یہ معاملہ مزید لٹک جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت قیدی کی ہسپتال میں فوتیدگی کے بعد میت کو لواحقین کے حوالے کرنے اوراسprocess کو آسان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، ہاں! گزشتہ دس سالوں میں01.01.2009 تا 31.12.2018 صوبہ بھر کی جیلوں میں کل2341222اسیران داخل ہوئے جن میں سے مختلف بیماریوں میں مبتلا 21044اسیران کو برائے علاج معالجہ جیل سے باہر ہسپتالوں میں شفٹ کیا گیا۔ تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہیں۔ یہ بات درست نہ ہے کہ میت کی حوالگی میں تین سے چار دن لگ جاتے ہیں اس ضمن میں مزید تحریر خدمت ہے کہ خدانخواستہ دوران علاج ہسپتال میں کسی اسیر کی موت واقع ہوجائے تو فوری طور پر اس سے متعلق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب کو لکھا جاتا ہے جس پر وہ فوری متعلقہ مجسٹریٹ کی ڈیوٹی لگادیتے ہیں۔ متعلقہ مجسٹریٹ موقع پر پہنچ کرinquest سے متعلق ضابطہ کی کارروائی عمل میں لاتا ہے اور موقع پر ہی میت کو پوسٹمارٹم کے لئے متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او(جو کہ موقع پر موجود ہوتا ہے)کے حوالے کر دیتا ہے اور اسی وقت میت کا پوسٹمارٹم کرواکر میت کو لواحقین کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

(ج) قیدی کی میت کو لواحقین کے سپرد کرنے میں صرف ہونے والے وقت کا دورانیہ زیادہ سے زیادہ دو سے تین گھنٹے ہے اور یہ کہ اس دوران لواحقین کو کسی قسم کی اضافی تکلیف نہ ہو اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے چنانچہ اس سلسلے میں کسی قسم کے نئے اقدامات کی ضرورت نہ ہے اور یہ کہ درج بالا دورانیہ ایک قیدی کی میت کی حوالگی کے لئے ہونے والی قانونی کارروائی کے لئے ضروری ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں خواتین سٹاف
کی تعداد وخواتین قیدیوں کے تناسب سے ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2087: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر کی جیلوں میں خواتین سٹاف کی تعداد(ratio)خواتین قیدیوں کی اوسطاً تعداد کے مطابق ہوتی ہے ؟

(ب) اگر ایسا ہے تو حکومت فی میل سٹاف کی تعداد کو خواتین قیدیوں کی اوسطاً تعداد کے مطابق کیوں نہیں بڑھائی ؟

(ج) جیلوں کے میل اور فی میل سٹاف کی رہائش کا کیا انتظام ہوتا ہے کیاوہ ڈیوٹی کے بعد اپنے گھروں کو جاسکتے ہیں ؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی جیلوں کی خواتین سٹاف کیRatioخواتین قیدیوں کی اوسطاً تعداد کے مطابق ہے جس کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) چونکہ حکومت پنجاب نے خواتین سٹاف کی تعداد خواتین قیدیوں کی اوسطاً تعداد سے زیادہ دی ہے اس لئے اس کی اوسطاً تعداد بڑھانے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) پنجاب کے تمام جیلوں میں میل / فی میل سٹاف کے لئے رہائشی کالونیاں تعمیر کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں تمام میل سٹاف کے لئے وارڈر لائن تعمیر ہیں جن میں میل وارڈر سٹاف عارضی قیام کرتے ہیں اور نزدیک کے رہنے والے گھروں کو بھی جاسکتے ہیں۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں
قیدیوں کی افطاری پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2138: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال19-2018 میں صوبہ بھر کی تمام جیلوں میں قیدیوں کی افطاری کے لئے کتنے لٹر شربت خرید کیا گیا تھا؟

(ب) یہ شربت کس برانڈ کا تھا اور اس پر کتنی لاگت آئی ہر ریجن کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) شربت خریدنے کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا اور کتنی پارٹیوں / فرموں نے بولی میں حصہ لیا شربت کس کمپنی / فرم سے خرید ا کیا گیا اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) مالی سال 19-2018 میں صوبہ بھر کی تمام جیلوں میں قیدیوں کی افطاری کے لئے 29747.539 لیٹرز شربت خرید کیا گیا اور اس کی جیل وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شربت جو خرید کیا گیا اس کا برانڈ اور لاگت کی ریجن وار تفصیل درج ذیل ہے:

ریجن کا نام	شربت کے برانڈ کا نام	لاگت
فیصل آباد	ثمر قند	-/980358 روپے
سرگودھا	ثمر قند	-/760874 روپے
لاہور	ثمر قند	-/1792031 روپے
ملتان	ثمر قند / جام شیریں	-/618220 روپے
راولپنڈی	ثمر قند / جام شیریں	-/971225 روپے
ساہیوال	ثمر قند	-/672219 روپے
بہاولپور	ثمر قند / نورس	-/82589 روپے
	کل لاگت	-/5877516 روپے

(ج) شربت کی خریداری کے لئے 19-2018 میں اشتہار مورخہ 15.04.2018 کو روزنامہ "دنیا"، "سماء"، "طاقت"، "خبریں"، "ایکسپریس"، "ٹریبون" اور 16.04.2018 "نوائے وقت" میں شائع ہوا لیکن کسی بھی فرم کی طرف سے ٹینڈر نہیں دیا گیا دوبارہ اشتہار مورخہ 25.10.2018 روزنامہ "جہاں نما"، "جہان پاکستان"، 26.10.2018 "جنگ" اور "دی نیشن" میں اشتہار شائع ہوا لیکن کسی بھی فرم کی طرف سے ٹینڈر ریٹ نہ دیئے گئے تیسری بار اشتہار 20.12.2018 روزنامہ "دنیا"، "دی نیشن"، 21.12.2018 روزنامہ "خبریں"، "پاکستان"، جنگ اور 24.12.2018 روزنامہ "اباسین" میں شائع ہوا اس بار بھی کسی بھی فرم نے ٹینڈر نہ دیا چوتھی بار اشتہار مورخہ 20.03.2019 "نوائے آزاد"، 21.03.2019 "نوائے وقت"، روزنامہ "دنیا"،

22.03.2019"اوصاف"، 23.03.2019"کارنامہ" اور 27.03.2019 کو "ڈان" میں شائع ہوا جس کے لئے صرف ایک ٹینڈر میسرز عوامی مظہر کمیونیکیشن کی طرف سے وصول ہوا جس کی ٹیکنیکل پروپوزل کھولی گئی مگر پیپرا کی طرف سے اس خریداری کے لئے (Mis Procurement) کا اعتراض لگایا گیا جس کی وجہ سے تمام جیلوں کو ان کی ضرورت کے مطابق پیپرا رول b-59 کے تحت لوکل خریداری کرنے کی اجازت دی گئی شربت خریدنے کا اشتہار صوبہ پنجاب کی ہر ایک جیل نے پیپرا کی ویب سائٹ پر دیا کیونکہ شربت کی خریداری کی لاگت پنجاب کی کسی بھی جیل کی 20 لاکھ سے زیادہ نہ تھی اور جتنی پارٹی / فرموں نے بولی میں حصہ لیا اور جس کمپنی / فرم سے شربت کی خریداری کی گئی اس کی جیل وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ کے اضلاع میں جیلوں کی تعمیر
کے لئے 19-2018 مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2577: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ کے کن کن اضلاع میں جیلیں زیر تعمیر ہیں؟

(ب) یہ جیلیں بنانے کی منظوری کب ہوئی تھی؟

(ج) ان جیلوں کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) ان جیلوں کی تعمیر کے لئے سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) یہ جیلیں کب تک تعمیر ہو جائیں گی؟

(و) کیا ضلع چنیوٹ میں جیل ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب کے درج ذیل اضلاع میں جیلیں زیر تعمیر ہیں۔

1۔ سب جیل سمندری ضلع فیصل آباد 2۔ سب جیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد

3۔ میانوالی 4۔ لودھراں

(ب) ان جیلوں کی منظوری کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ڈسٹرکٹ جیل لودھراں گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبرSO (DEV)HD/15-31/2005 مورخہ 11.10.2007 کی تحت منظوری ہوئی تھی۔
- ہائی سکیورٹی پریزن میانوالی گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبرSO (DEV)HD/15-20/2005 مورخہ 12.05.2007 کی تحت منظوری ہوئی تھی۔
- سب جیل سمندری گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبرSO (DEV)HD/15-1/2015 مورخہ 04.09.2015 کی تحت منظوری ہوئی تھی۔
- سب جیل پنڈی بھٹیاں گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبرSO (DEV)HD/15-1/2015 مورخہ 08.09.2015 کی تحت منظوری ہوئی تھی۔

(ج)

نام جیل	کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	کتنے فیصد کام بقایا ہے۔
سب جیل سمندری	سب جیل سمندری کا 55 فیصد کا کام مکمل ہو چکا ہے۔	48 فیصد کام بقایا ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق
سب جیل پنڈی بھٹیاں	سب جیل پنڈی بھٹیاں کا100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	تخمینہ لاگت کے مطابق کام مطابق ہو چکا ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں کا100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	دو فیصد کام بقایا ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق
ہائی سکیورٹی پریزن میانوالی	ہائی سکیورٹی پریزن میانوالی کا95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	تین فیصد کام بقایا ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق

(د) ان جیلوں کی تعمیر کے لئے سال2018-19 میں مختص کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سریل نمبر	نام جیل	مختص کردہ رقم
1-	سب جیل سمندری	17.123ملین
2-	سب جیل پنڈی بھٹیاں	0.000ملین
3-	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	73.233ملین
4-	ہائی سکیورٹی پریزن میانوالی	15.000ملین

(ہ)

سریل نمبر	نام جیل	مجوزہ تاریخ تکمیل
1۔	سب جیل سمندری	2020-21
2۔	سب جیل پنڈی بھٹیاں	2019-20
3۔	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	2019-20
4۔	ہائی سیکورٹی پریزن میانوالی	2019-20

مزید یہ کہ ان جیلوں کی تکمیل کا دارومدار فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہے۔

(و) اس وقت ضلع چنیوٹ میں کوئی جیل نہ ہے۔ جبکہ ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ کی تعمیر کے لئے نئے سال کی ADP میں سفارشات بھجوائی جاچکی ہیں۔ مزید یہ کہ 1067 کنال اور سات مرلے زمین جو کہ تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ میں ہے جو کہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہے اس کو محکمہ جیل خانہ جات کے حق میں ٹرانسفر کروانے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کو تحریر کیا گیا ہے جونہی زمین محکمہ ہذا کے حق میں ٹرانسفر ہوگی مزید کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی۔

رحیم یار خان: ڈسٹرکٹ جیل میں مقید قیدیوں کے ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*2609: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدیوں کے ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے آخری دفعہ کب ٹیسٹ کروائے؟

(ب) جیل ہذا میں موجود قیدیوں میں سے کتنے قیدی ہیپاٹائٹس اور ایڈز کا شکار ہیں؟

(ج) جیل ہذا میں مذکورہ بالا امراض کے علاج معالجہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مورخہ 12.06.2019 تا 13.06.2019 دو روزہ سکریننگ کیمپ لگایا گیا تھا جس کے دوران تمام اسیران کے ہیپاٹائٹس بی، سی اور ایڈز کے ٹیسٹ کئے گئے۔ علاوہ ازیں جیل میں آنے والے تمام نئے اسیران کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال رحیم یار خان کے تعاون سے ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ اسیران کو جیل ہسپتال میں باقاعدہ علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ب) جیل ہذا میں ہیپاٹائٹس (بی) کے دو اسیران اور ہیپاٹائٹس (سی) کے گیارہ اسیران اور ایڈز کا ایک مریض موجود ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ایڈز کے مرض میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایڈز میں مبتلا اسیران کو میڈیکل و جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی میں رکھا جاتا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ ان اسیران کو رہائی کے وقت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے رابطہ میں رہیں۔ اس کے علاوہ تمام سپرنٹنڈنٹ جیل صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ روزانہ اپنے جیل کے دورہ کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات کو چیک کریں۔

1) ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو باقی اسیران سے علیحدہ رکھا جائے۔
2) ایڈز سے متاثرہ اسیران کی باقی اسیران سے رابطہ اور نقل و حرکت کی پابندی ہونی چاہئے۔
3) ایڈز کے مرض میں مبتلا ہر اسیر کو دوسری مواصلاتی بیماریوں (Communicable Diseases) کے لئے لازمی سکرین کیا جائے۔
4) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable برتن فراہم کئے جائیں۔

5) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئےdisposableڈینٹل / سرجیکل آلات / سرنج فراہم کی جائیں۔
6) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو حجامت شیو اور ناخن کاٹنے کے لئے disposable آلات فراہم کئے جائیں۔
7) حجام حجامت کرتے وقت ڈسپوزبل گلوز کا استعمال لازمی کرے۔
8) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئےliquid soapفراہم کیا جائے۔
9) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ تولئے فراہم کئے جائیں۔
10) ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے کپڑے دھونے کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔
11) میڈیکل آفیسران متعلقہ جیل میں ایڈز کے اسیران کو روزانہ چیک کریں تاکہ متعلقہ ادویات کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنایا جائے

لاہور: ڈسٹرکٹ جیل میں ایڈز
کے مریضوں کی تعداد اوران کے علاج سے متعلقہ تفصیلات

*3052: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی جیلوں میں موجود اسیران میں ایڈز کی مہلک بیماری کی تشخیص ہوئی ہے؟

(ب) لاہور ڈسٹرکٹ جیل میں کتنے مریض ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ایڈز سے متاثرہ قیدیوں (مرد وخواتین) کی بیماری کے علاج معالجہ کی سہولت دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت 42140 اسیران کی سکریننگ کروائی گئی۔
42140 اسیران میں سے 489 اسیران میں ایڈز کی مہلک بیماری کی تشخیص ہوئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 31 اسیران ایڈز کے مرض میں مبتلا ہیں جن کو باقاعدگی سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ایڈز کے مرض میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایڈز میں مبتلا اسیران کو میڈیکل و جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی میں رکھا جاتا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ ان اسیران کو رہائی کے وقت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال سے رابطہ میں رہیں۔ اس کے علاوہ تمام سپرنٹنڈنٹ جیل صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ روزانہ اپنے جیل کے دورہ کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات کو چیک کریں۔

1) ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو باقی اسیران سے علیحدہ رکھا جائے۔
2) ایڈز سے متاثرہ اسیران کی باقی اسیران سے رابطہ اور نقل و حرکت کی پابندی ہونی چاہئے۔
3) ایڈز کے مرض میں مبتلا ہر اسیر کو دوسری مواصلاتی بیماریوں (Communicable Diseases) کے لئے لازمی سکرین کیا جائے۔
4) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable برتن فراہم کئے جائیں۔
5) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable ڈینٹل / سرجیکل آلات / سرنج فراہم کی جائیں۔
6) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو حجامت شیو اور ناخن کاٹنے کے لئے disposable آلات فراہم کئے جائیں۔

7) حجام حجامت کرتے وقت disposable گلوز کا استعمال لازمی کرے۔

8) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے liquid soap فراہم کیا جائے۔

9) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ تولئے فراہم کئے جائیں۔

10) ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے کپڑے دھونے کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔

11) میڈیکل آفیسران متعلقہ جیل میں ایڈز کے اسیران کو روزانہ چیک کریں تاکہ متعلقہ ادویات کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ جیل میں آفیسرز اور نان آفیسرز کے کیڈر اور ان کی ترقی سے متعلقہ تفصیلات

548: خواجہ سلمان رفیق: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ جیل خانہ جات میں آفیسرز اور نان آفیسرز کے کتنے کیڈر رہیں؟

(ب) محکمہ ہذا میں آفیسرز اور نان آفیسرز کے علاوہ سٹینو، کلرک، نائب قاصد اور الیکٹریشن صفائی کا عملہ، طبی عملہ وغیرہ ٹوٹل کتنے کیڈر کے ہیں؟

(ج) محکمہ جیل کے مندرجہ بالا تمام کیڈرز کی ترقی کا کیا طریق کار ہے DPC کا سالانہ شیڈول کیا ہے محکمہ میں تمام کیڈرز کے کتنے لوگوں کی ترقی ہونے والی ہے پورے صوبہ میں تمام کیڈرز کی کتنی سیٹیں خالی ہیں۔ ترقی میں کتنے سال کی ACR کی ضرورت ہے ان سب کیڈرز کے سروس سٹرکچر کی تفصیلات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) محکمہ جیل خانہ جات میں آفیسرز اور نان آفیسرز کے درج ذیل کیڈر رہیں۔

i	ایگزیکٹو کیڈر	ii	میڈیکل کیڈر	iii	سائیکالوجسٹ کیڈر
iv	اکاونٹس کیڈر	v	کلیریکل کیڈر	vi	ٹیکنیکل کیڈر

(ب) محکمہ جیل خانہ جات، پنجاب میں آفیسرز اور نان آفیسرز کے درج ذیل چھ کیڈر میں تقسیم ہیں جبکہ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

i	ایگزیکٹو کیڈر	ii	میڈیکل کیڈر	iii	سائیکالوجسٹ کیڈر
iv	اکاونٹس کیڈر	v	کلیریکل کیڈر	vi	ٹیکنیکل کیڈر

(ج) محکمہ جیل خانہ جات میں پروموشن بمطابق پنجاب سول سروس ایکٹ 1974 کے تحت کی جاتی ہے، جوکہ درج ذیل ہے:

1) A civil servant shall be eligible to be considered for appointment by promotion to a post reserved for promotion in the service or cadre to which he belongs in a manner as may be prescribed: provided that he possesses the prescribed qualifications.
2) Promotion including proforma promotion shall not be claimed by any civil servant as of right.
3) Promotion shall be granted with immediate effect and be actualized from the date of assumption of charge of the higher post and shall in no case be granted from the date of availability of post reserved for promotion.
4) A civil servant shall not be entitled not promotion from an earlier date except in the case of proforma promotion.
5) A retired civil servant shall not be eligible for grant of promotion or proforma promotion.
6) A post referred to in sub-section (1) may either be a selection post or a non-selection post to which promotion shall be made as follow:
   a) in the case of a selection post, on the basis of selection on merits and
   b) in the case of non-selection post, on the basis to seniority-cum-fitness

محکمہ جیل خانہ جات میں تمام کیڈر کی 962 اسامیاں پروموشن کوٹا میں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جیل خانہ جات میں تمام کیڈر کی تقریباً 6670 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جیل خانہ جات میں بمطابق پروموشن پالیسی، ترقی کے لئے سابقہ پانچ سالہ ACR درکار ہوتی ہیں۔

محکمہ جیل خانہ جات، پنجاب کے سروس سٹرکچر کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد میں بیرکس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

568: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل فیصل آباد کتنے بیرکس پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے قیدی / حوالاتی اس وقت مقید ہیں؟

(ج) اس جیل میں کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں کتنے ملازمین گریڈ 16 اور اوپر کے ہیں؟

(د) اس جیل کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کتنے فنڈز سے یکم اگست 2018 سے آج تک کتنی مالیت کی کون کون سی اشیاء خرید کی گئیں؟

(و) اس جیل میں اس عرصہ کے دوران کس کس مخیر حضرات نے کون کون سی اشیاء فراہم کیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) سنٹرل جیل فیصل آباد میں 9 بیرک، آٹھ سیلز، ایک ہسپتال، ایک کچن، چھ سزائے موت سیلز، تین ہائی سکیورٹی انکلوژرز، ایک ہائی سکیورٹی سیل سزائے موت، ایک یو بارک ہائی سکیورٹی پر مشتمل ہے۔

(ب) سنٹرل جیل، فیصل آباد میں قیدیان / حوالاتیان کی کل تعداد 3010 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قیدی	1835
حوالاتی	867
قیدی سزائے موت	308
ٹوٹل	3010

(ج) سنٹرل جیل، فیصل آباد پر کل 562 ملازمین ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں جن میں گریڈ 16 اور گریڈ 16 سے اوپر کے ملازمین کی تعداد 20 ہے۔

(د) سنٹرل جیل، فیصل آباد میں سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سنٹرل جیل، فیصل آباد پر اشیاء خورد و نوش برائے اسیران، خام مال برائے جیل فیکٹری اسیران، پٹرول، سٹیشنری، پرنٹنگ، ادویات برائے اسیران، مرمت مشینری اور ملازمین کی وردی کی مد میں یکم اگست 2018 سے اب تک مبلغ -/85746383 روپے کی خریداری کی گئی۔

(و) سنٹرل جیل، فیصل آباد پر جن مخیر حضرات نے اشیاء فراہم کیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کی سحری
اور افطاری کے لئے خرید کردہ کوکنگ آئل سے متعلقہ تفصیلات

658: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 19-2018 میں صوبہ بھر میں جیل کے اندر قیدیوں کی افطاری کے بندوبست کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) قیدیوں کی افطاری اور سحری کے لئے تمام ریجن میں کوکنگ آئل کے کتنے لیٹرز خریدے گئے ہر ریجن کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ہر کوکنگ آئل کس برانڈ کا تھا اور اسے خریدنے کا اشتہار کس کس اخبار میں دیا گیا تھا؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں کو خوراک کی مد میں بجٹ فی کس جیل وار ایک فارمولے کے تحت مختص کیا جاتا ہے یعنی ٹوٹل بجٹ خوراک تقسیم ٹوٹل تمام جیلوں کی گنتی برابر فی کس بجٹ ہر جیل کی گنتی کے مطابق بجٹ الاٹ کیا جاتا ہے اور منظور شدہ خوراکmenu کے مطابق اسیران کو تین وقت کا کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ سحری و افطاری بھی خوراک menu میں شامل ہے جس کا بجٹ الگ مختص نہیں کیا جاتا ہے۔

(ب) قیدیوں کی افطاری اور سحری کے لئے63158.464لٹرز کوکنگ آئل خرید کیا گیا اس کی ریجن وار تفصیل درج ذیل ہے:

ریجن کا نام	کوکنگ آئل خریدنے کی مقدار لیٹرز میں
راولپنڈی	6345.151
لاہور	24697.183
ملتان	4732.028
فیصل آباد	8797.175
سرگودھا	7170.068
ساہیوال	5288.859
بہاولپور	6128
کل میزان	63158.464لیٹر

(ج) کوکنگ آئل کی خریداری برائے مالی سال19-2018 کے لئے درج ذیل اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ03.05.2018برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریمارکس
1-	ایکسپریس ٹریبون	15.04.2018	کسی بھی فرم / ٹھیکیدار نے مذکورہ تاریخ کو حصہ نہ لیا
2-	سماء	15.04.2018	
3-	دنیا	15.04.2018	
4-	طاقت	15.04.2018	
5-	نوائے وقت	16.04.2018	
6-	خبریں	16.04.2018	

دوسری بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ28.06.2018برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریمارکس
1-	ایکسپریس	05.06.2018	میسرز ایسوسی ایٹ انڈسٹریز، نوشہرہ اور میسرز فیصل آباد آئل
2-	مشرق	05.06.2018	ریفائنری، فیصل آباد نے حصہ لیا۔ مذکورہ فرموں کے کوکنگ آئل کے
3-	جنگ	06.06.2018	نمونہ جات پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور اور پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی
4-	ایکسپریس ٹریبون	06.06.2018	کنٹرول اتھارٹی، لاہور برائے تجزیہ بھجوائے گئے اور PSQCA کی
5-	ڈن	06.06.2018	تجزیہ رپورٹ جس میں دونوں فرموں کے نمونہ جات انسانی استعمال
6-	انصاف	06.06.2018	کے لئے موزوں نہ ہونے کی بناء پر ٹینڈر مسترد کر دیئے گئے۔

تیسری بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ20.11.2018برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریمارکس
1-	دی نیشن	25.10.2018	میسرز ایسوسی ایٹ انڈسٹریز، نوشہرہ نے حصہ لیا مگر اس کا ٹینڈر درج ذیل مطلوبہ
2-	جہاں نما	25.10.2018	کاغذات کی کمی کی بناء پر پرچیز کمیٹی کی سفارشات پر مسترد کر دیا گیا:
3-	جہان پاکستان	25.10.2018	الف) مینوفیکچرنگ لائسنس PSQCA
4-	جنگ	26.10.2018	ب) مینوفیکچرنگ لائسنس پنجاب پیور فوڈ رولز

چوتھی بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ19.01.2019برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریمارکس
1-	دنیا	20.12.2018	فیصل آباد آئل ریفائنری، فیصل آباد نے ٹینڈر میں حصہ لیا مگر اس کا ٹینڈر درج ذیل
2-	جنگ	20.12.2018	مطلوبہ کاغذات کی کمی کی بناء پر پرچیز کمیٹی کی سفارشات پر مسترد کر دیا گیا:
3-	دی نیشن	20.12.2018	الف) مینوفیکچرنگ لائسنس PSQCA
4-	پاکستان	21.12.2018	ب) مینوفیکچرنگ لائسنس پنجاب پیور فوڈ رولز
5-	خبریں	21.12.2018	ج) لائسنس آف برانڈ / ٹریڈ مارک
6-	اباسین	24.12.2018	

پانچویں بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ08.04.2019برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریمارکس
1-	نوائے وقت	21.03.2019	کسی بھی فرم / ٹھیکیدار نے مذکورہ تاریخ کو حصہ نہ لیا
2-	دنیا	21.03.2019	
3-	نوائے آزاد	22.03.2019	
4-	اوصاف	22.03.2019	
5-	کارنامہ	23.03.2019	
6-	ڈان	27.03.2019	

مزید برآں کوکنگ آئل کا ٹینڈر نہ ہونے کی بناء پر صوبہ بھر کی جیلوں کو برائے لوکل پرچیز کوکنگ آئل (کینولہ) ہدایت کی گئی کہ جو کوکنگ آئل اچھے برانڈ کے ہوں اور مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہوں ان کی خریداری جیلوں کا انتظام چلانے کے لئے کی جائے۔ کوکنگ آئل کے برانڈ کی ریجن وار تفصیل درج ذیل ہے:

ریجن کا نام	کوکنگ آئل کا برانڈ
راولپنڈی	شہباز کینولہ کوکنگ آئل، کرم کوکنگ آئل، شمع کوکنگ آئل، روشن کینولہ کوکنگ آئل
لاہور	روشن کینولہ کوکنگ آئل، سلوئی کینولہ کوکنگ آئل
ملتان	شمع کوکنگ آئل
فیصل آباد	روشن کینولہ کوکنگ آئل، پکوان کینولہ کوکنگ آئل، بیسٹ کینولہ کوکنگ آئل
سرگودھا	روشن کینولہ کوکنگ آئل، سلوئی کینولہ کوکنگ آئل، شاہ تاج کینولہ کوکنگ آئل، غنی کینولہ کوکنگ آئل
ساہیوال	شمع کوکنگ آئل، سلوئی کینولہ کوکنگ آئل
بہاولپور	شمع کوکنگ آئل، کسان کینولہ کوکنگ آئل

مزید برآں کوکنگ آئل خریدنے کا اشتہار صوبہ پنجاب کی ہر ایک جیل نے پیپرا کی ویب سائٹ پر دیا کیونکہ کوکنگ آئل کی خریداری کی رقم پنجاب کی کسی بھی جیل کی 20 لاکھ سے زیادہ نہ تھی اس لئے PPRA رولز کے مطابق اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت نہ تھی۔

رحیم یار خان: ڈسٹرکٹ جیل میں
مرد و خواتین قیدیوں کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

737: سید عثمان محمود: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں کتنے مرد و خواتین قیدیوں کی تعداد ہے؟

(ب) جیل ہذا میں کتنے قیدی گنجائش سے زائد ہیں؟

(ج) جیل ہذا میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تفصیلاً آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات(جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف)

1) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مرد اسیران کی تعداد553ہے۔

2) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں خواتین اسیران کی تعداد14ہے۔

(ب)

1) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں اسیران کی رکھنے کی گنجائش316ہے۔

2) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں ٹوٹل اسیران کی تعداد567ہے جبکہ ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں اس وقت 251اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں۔

(ج)

1) تمام اسیران کو متوازن اور بہترین کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔

2) تمام اسیران کو طبی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔جیل ہسپتال میں تمام ادویات کی وافر مقدار میں موجودگی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ شیخ زید ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹر کے ذریعے بھی اسیران کو علاج معالجہ کو سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی سہولت موجود ہے۔

3) خواتین اسیران کو جیلوں میں تمام بنیادی سہولیات مثلاً خاتون ڈاکٹر، بنیادی طبی سہولیات،ووکیشنل ٹریننگ اور وہ خواتین جن کے ہمراہ کم عمر بچے ہوتے ہیں انہیںspecial diet دی جاتی ہے اور ان کی تعلیم و تربیت کا بھی بندوبست کیا جاتا ہے۔

4) نوعمر اسیران کے لئے تعلیم کا مناسب بندوبست کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ نوعمر اسیران کے لئے indoor/outdoor gamesکا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔

5) تمام اسیران کے لئے دینی تعلیم کا نظام موجود ہے۔علاوہ ازیں بنیادی لٹریسی کے سنٹر بھی قائم کئے گئے ہیں۔

6) اسیران کے مطالعے کے لئے تمام موضوعات پر مشتمل لائبریری موجود ہے۔

7) قیدیوں کو صاف اور ٹھنڈے پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ اور واٹر چلرز لگائے گئے ہیں۔

8) بالغ اسیران کو تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیلرنگ کی تربیت بھی فراہم کی جارہی ہے۔

9) مختلف NGOs کے تعاون سے فری لیگل ایڈ بھی فراہم کی جاتی ہے۔

10) ہر ماہ میں دو مرتبہ سیشن جج صاحبان کے وزٹ ہوتے ہیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے جرائم میں ملوث اسیران کو رہائی دلواتے ہیں اور اگر کسی اسیران کو کوئی شکایات ہو تو ان کا فوری ازالہ کرایا جاتا ہے۔

صوبہ میں قیدیوں کو دی گئی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

790: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قیدیوں کی سہولتوں کے لئے ایک سال میں جیل میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) قیدیوں کی بہتری کے لئے حکومت مزید اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) صوبہ میں قیدیوں کو تعلیم کی فراہمی کے لئے لٹریسی سنٹر قائم کئے گئے ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے یہ کس کس جیل میں ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ایک سال میں قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

- اسیران کو بمطابق مینو عمدہ اور بہترین کھانے کی فراہمی۔
- قیدیوں کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کا بندوبست۔
- خصوصی انتظام ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے ٹیوٹا کلاسز کا انعقاد۔
- اسیران کے لواحقین کے لئے انتظار گاہ ملاقات پر جدید سہولیات کی فراہمی کا انعقاد۔
- اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے PCO روم کی منظوری
- اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے LCDs لگائی گئی ہیں
- قیدیوں کے نفسیاتی معائنہ کے لئے ہر جیل پر دو سائیکالوجسٹ کی سہولت میسر ہے۔
- میڈیکل کیمپس کا انعقاد
- صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب
- بیرکس میں موجود ٹوائلٹس اور واش رومز میں ٹائل ورک کی تنصیب

- مخیر حضرات کے تعاون سے غریب اور نادار اسیران کی رہائی کے لئے جرمانہ دیت، دمن، ارش اور معاوضہ کا بندوبست کیا گیا۔
- معذور اسیران کے لئے وہیل چیئر اور بیساکھیوں کا بندوبست۔
- Green Pakistan & Clean پروگرام کے تحت جیلوں کو Dust Free Zone میں تبدیل کرنے اور تندرست اور صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے کے لئے مختلف انواع واقسام کے پھلدار اور پھولدار پودوں کی تنصیب۔
- کچن ایریا کو مکمل طور پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق Fly Proof ایریا بنانے کے لئے Kitchen Extension پر کام جاری ہے۔
- اسیران کے لئے قائم جیل لائبریری کی اپ گریڈیشن Extension پر کام جاری ہے۔
- تمام اسیران کی بارکوں میں صاف ستھرے اور Hygenic باتھ رومز مہیا کئے گئے ہیں تا کہ ان کو صاف ستھرا ماحول فراہم کیا جاسکے اور وہ صحت مند رہ سکیں۔
- تمام اسیران کا جیل داخلہ کے وقت میڈیکل جس میں Completes, TB, Urine, CBC, LFTs, RFT, HCV/HBSAG اور HIV کے ٹیسٹ اور پھر علاج کروایا جاتا ہے۔

(ب) حکومت قیدیوں کی بہتری کے لئے مزید جیلیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ان جیلوں کی تعمیر سے over crowding میں کمی ہو گی۔ جیسا کہ ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ، ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب، ڈسٹرکٹ جیل خوشاب، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی اور ڈسٹرکٹ جیل چکوال کی تعمیر کروانے کے لئے نئے سال کی ADP میں سفارشات بھجوائی جاچکی ہیں۔ مزید یہ کہ اس وقت تین نئی مزید جیلیں زیر تعمیر ہیں جن میں سب جیل سمندری، سب جیل پنڈی بھٹیاں اور سب جیل گوجرہ زیر تعمیر ہیں۔ پنجاب کی گیارہ جیلوں میں PCO کی سہولت فراہم کی جاچکی ہے اور مزید چھ جیلوں میں PCO کی سہولت فراہم کرنے کے لئے تنصیبات لگائی جارہی ہیں۔

(ج) اس وقت صوبہ پنجاب کی 19 جیلوں میں 95 لٹریسی سنٹرز قائم ہیں جن میں 2475 اسیران تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 668 جناب صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل سمندری چک نمبر 195 گ ب کا نکاسی آب نالہ بند کیا جانا

جناب صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے ایک گاؤں چک نمبر 195 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد (مرید والا قانونگوئی) میں تقریباً دس روز سے گاؤں کے ایک زمیندار نے غریب عوام کے گھروں کے پانی کا نکاس بند کیا ہوا ہے۔ یہ سرکاری نالہ ہے اور کسی کی ملکیت نہیں ہے اور عرصہ دراز سے گندے پانی کا اس نالہ سے نکاس ہو رہا ہے اور اب صورتحال یہ ہے کہ یہ گندہ پانی غریب لوگوں کے گھروں میں داخل ہو رہا ہے اور وہاں پر ڈینگی کا سخت خطرہ لاحق ہے اور عوام بہت پریشان ہیں، اس کی اطلاع متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر سمندری ضلع فیصل آباد کو بذریعہ تحریر اور زبانی دی ہے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی اور محکمہ مال کا پٹواری بھی سازباز ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے اس حوالے سے معزز ممبر کی چودھری ظہیر الدین سے پہلے بھی بات ہوئی ہے اور ان کا یہ بالکل جائز مسئلہ ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس میں تھوڑی سی مہلت دے دی جائے میں آج ہی ڈپٹی کمشنر متعلقہ سے بات کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو حل کروالوں گا۔

جناب سپیکر: جناب صفدر شاکر !وزیر قانون اس مسئلے کو حل کروادیں گے لہٰذا زیر غور تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 50 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آغا علی حیدر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہ رہے تھے تو میں نے ان کا پوائنٹ آف آرڈر pending کیا تھا؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر !وہ ابھی آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا!اس وقت ریونیو منسٹر صاحب نہیں تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر !وہ ابھی تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!اسمبلی کے باہر جو اتنے دنوں سے سلسلہ چل رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کے دو تین لوگوں کو اسمبلی کے اندر بلالیں اور ان سے پوچھ لیں کہ ان کا کیا مسئلہ ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

مال روڈ پر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے دھرنا دینے والے ملازمین کے نمائندہ کو اسمبلی میں بلا کر ان کے مطالبات حل کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر !ان کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے اور پچھلی رات کو بھی بات ہوتی رہی ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق دوبارہ بھی ان کو engage کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ ان کو اندر بلالیں بلکہ ان کو ابھی بلالیں۔ ان کے دو تین بندے آجائیں،ان سے پوچھ لیں اور کوئی amicably settlement کر لیں۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! کچھ ٹیچرز بھی آئے ہوئے ہیں تو اگر آپ کہیں تو ان کے تین چار آدمیوں کو بھی بلا لیں۔

جناب سپیکر: ٹیچرز کہاں آئے ہوئے ہیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! وہ بھی protest کر رہے ہیں اور میں وہاں گئی تھی۔

جناب سپیکر: ان کو کل بلا لیں کیونکہ آج legislation بھی کرنی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ٹیچرز کے ساتھ پہلے سے بات چیت ہو گئی ہے انہوں نے صرف احتجاج organize کیا ہوا تھا اس لئے وہ صرف process میں سے گزر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس بھی دو تین associations آئی ہیں اور میں ابھی آپ کو اس حوالے سے بھی کچھ بتا دیتا ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، آغا علی حیدر!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا اور میں جس حلقے سے ہوں وہ میرے سے بہتر آپ جانتے ہیں کیونکہ ایک ایسا حلقہ جہاں کوئی بندہ کسی کو پوچھنے والا نہیں۔ اس ایوان میں اس پاک جگہ پر میں بارہا ایک بات کر چکا ہوں کہ خدا را ننکانہ صاحب ایک ایسا ضلع ہے، میرا حلقہ سید والا پی پی۔134 ایک ایسا حلقہ ہے جس میں کوئی پوچھنے والا نہیں اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے کیونکہ ادھر جو حالات ہیں پھر میں وہی بات کروں گا کہ جتنا آپ کو پتا ہے وہ شاید مجھے بھی نہیں پتا۔۔۔

جناب سپیکر: آغا علی حیدر! مجھے سارے حالات کا پتا ہے۔ آپ کے حلقے کا بھی، آپ کا بھی اور مشترکہ حالات کا بھی پتا ہے تو آپ اس حوالے سے مجھے دو تین دن دیں اور انشاءاللہ ایک بہتر رزلٹ آ جائے گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ صرف ایک دو چیزیں آپ کے نوٹس میں لاؤں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں اور آپ ایک منٹ ذرا بیٹھیں۔ آپ میری رائے مان لیں، اس کو میں اور آپ دفتر میں بیٹھ کر amicably settle کرتے ہیں۔ اگر ہم نے point scoring کرنی ہے تو وہ پھر آپ کا جو اصل مسئلہ ہے اس کا حل ہونا مشکل ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! اس میں point scoring کی بات نہیں ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے جو آپ سن لیں تو شاید آپ کو ساری بات کا پتا چل جائے۔ میرا صرف یہ مقصد ہے۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے سب کچھ پتا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! دو دن سے میرے اس حلقے میں ہڑتال چل رہی ہے پورے بازار بند ہیں۔ صرف اور صرف بازار اس وجہ سے بند ہیں کیونکہ ناجائز پرچے ہو رہے ہیں۔ پرائس کنٹرول کے پرچے ہیں وہ ایسے لوگوں پر پرچے ہو رہے ہیں جو صرف اور صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے ووٹ دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا مقصد یہ ہے کہ یہ جو میں بار بار ایک بات کرتا ہوں، میں نے پہلے بھی معزز وزیر قانون سے ایک بات کی لیکن وہ تو اس بات پر کان بھی نہیں دھرتے وہ بس بلا لیتے ہیں بات سنتے ہیں اور بات ختم ہو گئی۔۔۔

جناب سپیکر: آغا علی حیدر! آپ بات سنیں۔ میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ مجھے سارا پتا ہے، میں اور آپ مل کر بیٹھتے ہیں اور یہ مسئلہ amicably حل ہو جائے گا۔ اس کو ہم زیادہ میڈیا کی نظر میں نہ لائیں۔ یہ میں اور آپ بیٹھ کر حل کر لیتے ہیں۔ انشاءاللہ۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! with your permission ابھی آغا رعلی حیدر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ابھی میں نے permission نہیں دی۔ چلیں! آپ بات کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ابھی انہوں نے FIRs کے حوالے سے بات کی۔ پرائس کنٹرول کمیٹی۔۔۔

جناب سپیکر: جب میری ان سے بات ہو گئی، مجھے اس issue کا پتا ہے اور اس کی گہرائی کا بھی پتا ہے اس لئے آپ اس کو نہ چھیڑیں تو بہتر ہے۔ آغا علی حیدر! اس لئے میں آپ کو منع کر رہا تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ ایجنڈے پر پہلے laying of ordinances, laying of reports and consideration and passage of Bills ہیں۔

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں قانون کے حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سے بات کر لیتے ہیں۔ آپ پہلے اجازت لے لیں۔ میں نے ابھی آپ کو اجازت نہیں دی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! قانون سازی کے حوالے سے اہم بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ پہلے میں اجازت دوں گا پھر آپ بات کریں گے۔ آپ پہلے بیٹھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پہلے بیٹھیں تو سہی، آپ ابھی ایک منٹ بیٹھ تو جائیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

MR SPEAKER: Laying of the Annual Report/Post Election Review 2018. Minister for Law.

سالانہ رپورٹ/پوسٹ الیکشن ریویو 2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Annual Report/Post Election Review 2018.

MR SPEAKER: The Annual Report/Post Election Review 2018 has been laid.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس طرح تو دور آمریت میں بھی نہیں ہوتا۔ آپ کمیٹیوں کو بائی پاس کر کے یہ کر رہے ہیں یہ انتہائی اہم ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی بائی پاس نہیں کیا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون! Rule 154 کی تشریح کر دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Rule 154 مجھے پڑھ لینے دیں کہ یہ کوئی بائی پاس تو نہیں کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ پڑھ لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Rule 154(6) کے تحت اور یہ جس طرح پہلے آرڈیننس لاتے رہے ہیں، جس طرح پہلے چار آرڈیننس lapse ہو گئے اور پانچ کو extend کروایا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ رولز پڑھ لیں اس کو چھوڑ دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں rule 154 پڑھتا ہوں:

> 154(6) If a Committee does not present its report within the specified period, or within the extended period, if any, the Bill or the matter referred to it may, on a motion by a member, or a Minister, be considered by the Assembly without waiting for the report.

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ عرض ہے کہ اس میں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اب آپ نے بات تو خود سیدھی کر دی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جب کمیٹی ہو گی تو اُس میں پیش کرنا بہت ضروری ہے کمیٹیز آپ کی notified نہیں ہوئی آپ اس طرح سے نہ کریں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات آ گئی ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کی بات سن لی گئی ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کمیٹیز بن چکی ہیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میں نے آپ کی بات سن لی ہے آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح آپ نے خود ملاحظہ فرمایا کہ rule 154(6) کے تحت جب کمیٹی کی رپورٹ نہ آئے تو یہ ہاؤس اس بات کا مجاز ہے کہ ہم بل کو consideration کے لئے take up کر سکتے ہیں اب ان کا کہنا ہے کہ کمیٹی بنی نہیں کمیٹیاں بن چکی ہیں جو نہیں بنی، اُس کا اگر یہ پوائنٹ آوٹ کرنا چاہئیں تو کر دیتے لیکن جو نہیں بنی تھیں اُن کی سپیشل کمیٹیز ہیں They are also deemed to be the committees of this House جو نہیں بنی تھی اُس کی سپیشل کمیٹیاں تھیں جن کی رپورٹس اگر نہیں آئیں وہ ہم consideration کے لئے لے کر آرہے ہیں اور اس میں کوئی قانون اور ضابطے کی خلاف ورزی نہیں ہے صرف problem ایک ہے۔ یہ چاہتے تھے کہ شاید ان کی اس دھمکی پر کہ ہم کمیٹیز میں نہیں آئیں گے کورم پورا نہیں ہو گا تو گورنمنٹ legislation چھوڑ دے گی۔ گورنمنٹ نے legislation کرنی ہے رولز کے مطابق ہم نے اپوزیشن کے پریشر میں آکر legislation روکنی ہے اور نہ ہی legislative process کو اس اسمبلی میں منقطع کرنا ہے اس لئے ہم جو کچھ کر رہے ہیں آئین اور قانون کے مطابق کر رہے ہیں۔ کل بھی یہ ایشو take up ہوا تھا، کل یہ کہہ رہے تھے کہ constitution کا حوالہ دے کر کہ ہم یہ نہیں کر سکتے Constitution ordinance کی اجازت دیتا ہے کل بھی میں نے explain کیا تھا یہ مہربانی فرما کر پہلے پڑھ لیا کریں اور جو آپ پڑھتے ہیں اگر وہ آپ کے حق میں جاتا ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں جاتا تو چیئر کی رولنگ کو تسلیم کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! 2002 سے اللہ تعالیٰ موقع دے رہا ہے اور میں آج حیران ہوں جناب محمد بشارت راجا بڑے ہی سینئر اور منجھے ہوئے politician ہیں rule 154 کا جو سب سیکشن 6 ہے یہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ہم پڑھیں یہ پہلے خود اُس کو غور سے پڑھ لیں، جو کمیٹیز

ابھیnotified نہیں ہوئیں جن کا الیکشن ہی نہیں ہوا، جن کی کوئی میٹنگ ہی نہیں ہوئی، میں جناب محمد بشارت راجا سے پوچھتا ہوں کہ اُس کمیٹی کو بزنس کیسے چلا گیا؟ اور یہ ٹوٹلillegal کام ہو رہا ہے اور غلطcontest کیا جا رہا ہے اگر یہی کام کرنا ہے تو کمیٹیز اور ہاؤس کو ختم کر دیں، یہ بلڈوز کرکے یہ کر رہے ہیں۔ اب دو کمیٹیز، میں جناب محمد بشارت راجا سے کہتا ہوں کہ ارگیشن کی کمیٹی ہے؟ وہ ابھی تکnotify نہیں ہو سکی اور ایس اینڈ جی اے ڈی کی کمیٹی ابھی تکnotify نہیں ہو سکی، اُس کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی تو اُس کو بزنس کیسے چلا گیا؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ بزنس سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! اب آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون! مختصر جو اتنی بات ہوئی ہے بس اس کا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں پھر دوبارہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام بل کمیٹیز کوrefer ہوئے کمیٹیز کی طرف سے رپورٹ نہیں آئیں تو رولز کے مطابق ہم اس کوdirect لے کر آ گئے ہیں بس اتنی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف کے ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

واٹر بل پنجاب2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Water Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Water Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Irrigation on 26 June 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Water Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Irrigation on 26 June 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Water Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 56

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 56 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 56 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE to FIFTH SHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the First Schedule to Fifth Schedule of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these schedules it, the question is:

"That the First Schedule to Fifth Schedule, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پھر یہ جمہوریت کو لپیٹ دیں۔ یہ ابھی کمیٹیز بنی نہیں یہ کہتے ہیں بزنس بھیجا گیا، یہ انتہائی اہم ہے اس طرح نہ کریں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Water Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Water Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Water Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ہسپتالز و ڈسپنسریاں)
ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019 (Bill No.23 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019(Bill No.23 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 29 July 2019, may be taken into consideration at once

under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019(Bill No.23 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 21

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in the said Bill, for Clause 22, the following shall be substituted:

"22. **Repeal and Saving.**- (1) The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019) is hereby repealed.

(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the Act shall be deemed to have been taken under the Act."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in the said Bill, for Clause 22, the following shall be substituted:

22. **Repeal and Saving.**- (1) The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019) is hereby repealed.

"(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the Act shall be deemed to have been taken under the Act."

Now, the question is:

That in the said Bill, for Clause 22, the following shall be substituted:

"22. **Repeal and Saving.-** (1) The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019) is hereby repealed.

"(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the Act shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019(Bill No.24 of 2019). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019(Bill No.24 of 2019), as

introduced and referred to Standing Committee on Services and General Administration on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019(Bill No.24 of 2019),as introduced and referred to Standing Committee on Services and General Administration on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:
>
> "(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 22 October 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:
>
> "(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 22 October 2019."
>
> Now, the question is:
>
> That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:
>
> "(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 22 October 2019."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم)سوشل سکیورٹی برائے صوبائی ملازمین2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019 (Bill No.8 of 2019). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019(Bill No.8 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 22nd April 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019 (Bill No.8 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 22nd April 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

> Since there is no amendment in it. Now, the question is:

> ""That the Provincial Employees Social Security (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 13th October 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 13th October 2019."

Now, the question is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 13th October 2019."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed. "

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No.16 of 2019). First reading starts.Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No.16 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Irrigation on 13 June 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No.16 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Irrigation on 13 June 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 24

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (3), the following shall be substituted:

"(3) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 18th November 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (3), the following shall be substituted:

"(3) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 18th November 2019."

Now, the question is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (3), the following shall be substituted:

"(3) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 18 November 2019."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019, as amended, be passed."

> Now, the question is:

> "That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 (Bill No.28 of 2019). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 (Bill No.28 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 16th September 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of

Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 (Bill No.28 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 16th September 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it. Now, the question is:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 22

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون(ترمیم)آب پاک اتھارٹی پنجاب2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No.26 of 2019). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 26 of 2019), as introduced and

referred to Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 16th September 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 26 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 16th September 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Second reading starts. Now we take up the bill Clause by Clause. Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-Clause (2), the following shall be substituted.

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 15th November 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill in Clause 1, for sub-Clause (2), the following shall be substituted.

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 15th November 2019."

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

Now, the question is:

"That the Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Minimum Wages Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 (Bill No.12 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 22nd April 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 (Bill No.12 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 22nd April 2019, may be taken into consideration at once

under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 23

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 23 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 3 to 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2 CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 be passed."

> Now, the question is:

> "That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019, as recommended by the Standing

Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

No mover is present and the amendment may be taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary

Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover except one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

The mover is not present. Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 6

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 to 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 4 to 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar,. Any mover may move it.

Not moved and the amendmet may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 8 to 13

MR SPEAKER: Now, Clauses 8 to 13 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 8 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood,

Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada,

Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved. May be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 16 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 16 to 22 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 16 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed,

Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 24 & 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 & 25 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That the Clauses 24 & 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 27 to 54

MR SPEAKER: Now, Clauses 27 to 54 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 27 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2 CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 be passed."

Now, the question is:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 21-نومبر 2019 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔